تنظیم اسلامی کا ترجمان

48

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

مسلسل اشاعت کا
30 واں سال

23 تا 29 جمادی الاولیٰ 1443ھ / 28 دسمبر 2021ء تا 3 جنوری 2022ء

نکتۂ توحید کی تفسیر

توحید کی بنیاد پر جو نظام قائم ہوتا ہے صرف اور صرف وہی نظام عدل وقسط کہلانے کا استحقاق رکھتا ہے۔ یہ نظامِ توحید ہی سماجی سطح پر کامل انسانی مساوات قائم کرتا ہے۔ یعنی نسل، رنگ، زبان، پیشہ اور جنس کی بنیاد پر نہ کوئی بلند واعلیٰ ہوتا ہے، نہ کوئی کم تر وپست۔ پھر یہ مرد وعورت کے منصفانہ طور پر حقوق اور فرائض کو متعین کرتا ہے۔ معاشی سطح پر یہ نظام ملک کے ہر شہری کی ناگزیر بنیادی ضروریاتِ زندگی کی کفالت کا ذمہ دار ریاست کو قرار دیتا ہے۔ آجر ومستاجر (مزدور وکارخانہ دار) کے درمیان عدل وانصاف اور اخوت کی فضا پیدا کرتا ہے۔ جاگیرداری کی لعنت کا مکمل خاتمہ کرتا ہے۔ اس نظامِ توحید میں سیاسی سطح پر حاکمیت مطلقہ صرف اللہ کی ہوتی ہے۔ ملک کی پارلیمنٹ یا اسمبلی ﴿اَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ﴾ کے اصول پر شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے دیگر انتظامی وفلاحی اُمور کے لیے قانون سازی کی مجاز ہوتی ہے، لیکن وہ اللہ اور رسول ﷺ یعنی کتاب وسنت میں بیان کردہ حدود وتعزیرات میں ایک شوشہ کے برابر بھی تغیر وتبدل کی مجاز نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر اسرار احمد ؒ

اس شمارے میں

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل
معاشی بدحالی (9)

اہلِ جنت کا اِکرام

امریکی سمت برائے جمہوریت
اور گوادر میں احتجاج

حضرت اُمِّ معبد الخزاعیہ رضی اللہ عنہا

امیر تنظیم اسلامی کا
UET لاہور میں اہم خطاب

اشاریہ مضامین
ندائے خلافت 2021ء

مردہ زمینوں کی زندگی کا نظام

الہدیٰ (966)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سورۃ الفُرقان ﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾ آیات:48، 49

وَهُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ بُشۡرًۢا بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ۚ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ۙ‏ ﴿۴۸﴾ لِّنُحۡـیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا وَّنُسۡقِيَهٗ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ اَنۡعَامًا وَّاَنَاسِىَّ كَثِيۡرًا‏ ﴿۴۹﴾

آیت: ۴۸ ﴿وَهُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ بُشۡرًۢا بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ۚ﴾ ’’اور وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے آگے بشارت بنا کر۔‘‘

بادلوں کے آگے آگے ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے گویا بارانِ رحمت کی نوید سناتے جاتے ہیں۔

﴿وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ﴿۴۸﴾﴾ ’’اور ہم نے آسمان سے پاک پانی اتارا۔‘‘

بارش کا پانی پاک بھی ہے اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی۔ جب یہ پانی برستا ہے تو سب سے پہلے فضا کی آلودگی کو صاف کرتا ہے۔ پھر زمین کی بہت سی آلودگیوں کو سمندر میں بہا لے جاتا ہے۔ سمندر کے پانی سے بخارات کی صورت میں بالکل صاف اور ہر آلودگی سے پاک پانی پھر سے فضا میں پہنچ کر بادل کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس طرح یہ سلسلہ (cycle) چلتا رہتا ہے۔

آیت: ۴۹ ﴿لِّنُحۡـیِۦَ بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا وَّنُسۡقِيَهٗ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ اَنۡعَامًا وَّاَنَاسِىَّ كَثِيۡرًا ﴿۴۹﴾﴾ ’’تاکہ ہم زندہ کریں اس کے ذریعہ سے مُردہ زمین کو اور اس سے ہم سیراب کرتے ہیں اپنی مخلوق میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو۔‘‘

جہاں یہ پانی بہت سی آلودگیوں کو صاف کرتا ہے وہاں یہ جانوروں اور انسانوں کے پینے کے کام بھی آتا ہے۔ میڈیکل سائنس کی نظر سے دیکھا جائے تو انسانی یا حیوانی جسم کے اندر استعمال ہو کر پانی کہیں ختم (consume) نہیں ہو جاتا بلکہ یہاں بھی وہ جسم کے اندرونی نظام کو چلانے اور اس کی صفائی کرنے کا کام کرتا ہے۔ پانی کے ذریعے سے ہی جسم کے اندر خون کی گردش (circulation) ممکن ہوتی ہے اور metabolism کے نتیجے میں پیدا ہونے والے فاضل اور نقصان دہ فضلات کا معدے‘ گردوں‘ پھیپھڑوں وغیرہ سے اخراج ممکن ہوتا ہے۔

فرمان نبویؐ

دعوت کے آداب

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنۡ دَخَلَ عَلٰى غَيۡرِ دَعۡوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيۡرًا)) (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص بن بلائے کسی دعوت میں جائے وہ خانۂ دعوت میں چور بن کر جاتا ہے اور لٹیرا بن کر واپس آتا ہے۔‘‘

تشریح: اسلام میں دوست، احباب کو دعوت پر بلانا پسندیدہ ہے۔ اس سے آپس میں محبت بڑھتی اور تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ مگر اس بات کی اجازت نہیں کہ بن بلائے کسی کے ہاں دعوت میں شرکت کی جائے۔ یہ اخلاق سے گری ہوئی بات ہے اور پھر اس سے کئی طرح کے انتظامی مسائل اور پریشانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے شخص کو چور اور لیٹرا قرار دیا ہے جو بن بلائے کسی کے مہمان بن جائے۔

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

23 تا 29 جمادی الاولیٰ 1443ھ جلد 30
28 دسمبر 2021ء تا 3 جنوری 2022ء شمارہ 48

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دار الاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 15 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 600 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا ---------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل

معاشی بدحالی (9)

انسانی تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ ہر دور میں انسان نے سرمائے اور مادی وسائل کو اپنی قوت میں اضافے کے لیے استعمال کیا۔ فرد، گروہ، معاشرہ اور ریاست سب نے مادی وسائل کو اپنے اپنے استحکام کے لیے ایک ٹول کے طور پر استعمال کیا۔ دنیوی نقطۂ نظر سے اور زمینی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مادی وسائل فرد سے لے کر ریاست تک سب کو قوت بخشتے ہیں۔ مذہب اور روحانیت مادے کی قوت کا قطعی انکار نہیں کرتے البتہ جائز اور ناجائز کی تقسیم سے اپنے معاملات کو آگے بڑھانے کے قائل ہوتے ہیں۔ ناجائز اور حرام کو کسی صورت قبول نہیں کرتے۔ آج چونکہ دنیا مذہب اور روحانیت سے دور ہوگئی ہے لہٰذا مادہ اپنی بدترین شکل میں اپنا تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اجتماعیت اور مرکزیت انتہائی اہم ہو گئے ہیں لہٰذا ریاست مرکز ومحور بن گئی ہے اور اُسی کی مضبوطی کے لیے افراد سرگرداں ہیں۔ مضبوط معیشت کے حامل افراد کو بھی اگرچہ معاشرے میں اہمیت ہے لیکن ریاست کی معیشت اگر مضبوط اور توانا ہے تو وہ آسانی سے اپنے شہریوں کا تحفظ کر سکتی ہے اس لیے کہ آج کی دنیا میں معاشی قوت ہی عسکری قوت کا باعث بنتی ہے اور کوئی کمزور کو زندہ رہنے کا حق دینے کو تیار نہیں سوائے اِس کے کہ کمزور کا زندہ رہنا طاقتور اور زور آور کے مفاد کی کسی نہ کسی زاویے سے ضرورت نہ بن جائے۔

ایک بات کا آغاز ہی میں ذکر ہو جائے تو بہتر رہے گا وہ یہ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ریاستیں اپنی معاشی اور عسکری قوت کو ساتھ ساتھ بڑھاتی رہی ہیں اور اپنی عسکری قوت کا مظاہرہ بھی کرتی رہتی ہیں، لیکن گزشتہ پون صدی میں چین نے اِس حوالے سے انوکھا مظاہرہ کیا ہے، اُس نے ایک خاص وقت تک اپنے گرد آئرن کرٹن تان لیا۔ دنیا سے الگ تھلگ رہا، وہ دن رات اپنی معاشی اور اقتصادی صورتِ حال کو بہتر سے بہتر بناتا چلا گیا۔ وہ اگرچہ ساتھ ساتھ عسکری قوت بھی بڑھاتا رہا، لیکن اُس نے نہ صرف اِس حوالے سے بڑھکیں نہیں ماریں بلکہ اکثر معاملات میں صبر وتحمل سے کام لیا اور سر نیچے کر کے معاشی میدان میں قوت پکڑتا چلا گیا۔ انتہائی اشتعال انگیزی کے باوجود اُس نے تصادم سے ہر ممکن گریز کیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ چینی بحیثیت قوم جذبات سے عاری ہیں۔ تائیوان جو چین کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے لیکن پھر بھی چین کبھی اِس حوالہ سے بیان بازی سے آگے نہیں بڑھا۔ ہنری کسنجر نے اپنی یادداشتوں میں نقل کیا ہے کہ جب امریکی صدر نکسن نے طنزیہ انداز میں اور اشتعال دلانے کے لیے چیئرمین ماؤزے تنگ سے پوچھا کہ آپ تائیوان کے مسئلہ پر کب تک

انتظار کریں گے تو چینی لیڈر نے برملا کہہ دیا کہ ہم سو سال تک انتظار کر سکتے ہیں۔ یہ بات ضمنی طور پر آ گئی تھی۔ درحقیقت ہم اپنے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں کہ آج کسی ریاست کی بقا اور تحفظ کا اُس کی اقتصادی خوشحالی یا کم از کم خود کفیل ہونے سے انتہائی گہرا تعلق ہے۔ اِس حوالے سے سوویت یونین کی شکست و ریخت کسی ریاست کی اقتصادی صورتِ حال اور بقا اور سلامتی کے اِس تعلق پر مہرِ تصدیق ثبت کرتی ہے۔ سوویت یونین عالمی سطح پر دوسری بڑی عسکری قوت تھی لیکن معاشی بدحالی نے اُسے اِس بدترین انجام تک پہنچایا۔ پاکستان میں معاشی بدحالی اور اقتصادی سطح پر خراب صورتِ حال نے داخلی سطح پر کیسے کیسے مسائل پیدا کیے۔ اِس پر بات کرنے سے پہلے لازم ہے کہ قیامِ پاکستان سے قبل اور فوری بعد کی صورتِ حال کا جائزہ لیا جائے۔

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے حوالے سے بعض دانشور یہ رائے رکھتے ہیں کہ اِس میں مسلم لیگ یا قائداعظم کا کوئی ایسا بڑا اور کلیدی رول نہیں تھا۔ اُن کے مطابق انگریز خود چاہتا تھا کہ ہندوستان کو تقسیم کر دیا جائے لہٰذا اُس نے ایجنڈے کے تحت مسلم لیگ کو ایک تحریک بننے میں مدد دی بلکہ قائداعظم کی شخصیت کو بھی بڑا بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔ ہماری رائے میں یہ بات توصریحاً غلط ہے کہ انگریز نے پاکستان کے قیام میں مدد کی تھی اُس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ برطانیہ اُس وقت کے وزیراعظم لارڈ ایٹلی کو قائداعظم اور مسلم لیگ سے شدید نفرت تھی اور وہ اپنی اِس نفرت کو ہرگز چھپاتے نہیں تھے البتہ عالمی جنگ دوم کے نتیجہ میں فتح کے باوجود چونکہ انگلستان بہت کمزور ہو گیا تھا جبکہ امریکہ ایک سپر پاور کی حیثیت سے اُبھرا تھا اور سوویت یونین امریکہ کا مدمقابل بن کر سامنے آیا تھا گویا سرمایہ دارانہ نظام اور کیمونزم ایک دوسرے کے خلاف صف آراء تھے۔ ہندوستان کیمونسٹ پارٹی برصغیر کی تقسیم سے پہلے ہی قائم ہو چکی تھی اور بڑی بڑی قدآور ہندو شخصیات اُس میں شامل ہو چکی تھیں ایسے میں امریکہ کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کیمونزم اگر ہندوستان میں پاؤں جما لیتا ہے تو سوویت یونین کی قوت میں اضافہ ہو جائے گا۔ تب اس کے لیے سوویت یونین کا مقابلہ مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا بعض اطلاعات کے مطابق امریکہ نے بھی برطانیہ کو مشورہ دیا کہ وہ ہندوستان کی تقسیم میں رکاوٹ نہ بنے اور پاکستان قائم ہونے دے اس سے سوویت یونین اور بھارت کے درمیان ایک مذہبی ریاست قائم ہو جائے گی جسے ''بفر'' سٹیٹ کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

پاکستان کے قیام سے پہلے ایک امریکی وفد نے ہندوستان کا دورہ بھی کیا جسے قائداعظم نے یقین دہانی کرائی کہ وہ خطے میں امریکی مفادات کو سپورٹ کریں گے گویا اُس دور میں جب دنیا معاشی طور پر کیپٹلزم اور کیمونزم میں تقسیم تھی جسے بالترتیب امریکہ اور سوویت یونین لیڈ کر رہے تھے۔ پاکستان نے کیمونزم کی بجائے کیپلسٹک دنیا کا انتخاب کیا۔ اِس کی اصل وجہ یہ تھی کہ کیمونزم الحاد کا جزو لاینفک سمجھا جاتا تھا اور اُسے بے خدا نظام کہا جاتا تھا لہٰذا ایک اسلامی نظریاتی ملک الحادی نظریہ رکھنے والے ملک کے ساتھ کس طرح جُڑ سکتا تھا۔ البتہ مغرب کا سرمایہ دارانہ نظام قائداعظم کی نظر میں کیا حیثیت رکھتا تھا، اُسے انھوں نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک پشاور برانچ کا افتتاح کرتے ہوئے واضح کر دیا تھا۔ وہ سرمایہ دارانہ نظام کو دنیا اور انسانیت کے لیے انتہائی ضرر رساں سمجھتے تھے۔

ضرورت اِس امر کی تھی کہ اسلام کے نام پر بننے والی نوزائیدہ ریاست کے کرتا دھرتا اسلام کے معاشی نظام کا دِقّتِ نظر سے مطالعہ کر کے اور عصری حالات کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایک ایسا معاشی نظام وضع کرتے جو سود کی لعنت سے مکمل طور پر پاک ہوتا اور اپنی پالیسیوں کے ذریعہ ارتکاز دولت کے لیے اپنائے ہوئے حربوں اور طریقوں کی حوصلہ شکنی ہوتی۔ بدقسمتی سے سیاسی حکمرانوں کی غفلت اور لاتعلقی نے انگریز کی تربیت شدہ بیوروکریسی کو یہ موقع دے دیا کہ قائداعظم کے اِس انتباہ کے باوجود کہ مغرب کی معاشی پالیسیاں انسانیت خاص طور پر ایک اسلامی معاشرے کے لیے تباہ کن ہیں۔ انہوں نے مغرب کے سرمایہ دارانہ نظام میں مزید بگاڑ پیدا کر کے پاکستان پر مسلط کر دیا۔ چنانچہ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد ہی سیاسی حکمران اور بیوروکریسی کے اہم لوگ دولت کی ہوس میں اندھے ہو گئے۔ ذاتی فوائد بھی حاصل کیے اور ملک کے لیے بھی بلند شرح سود پر قرضے لیے گئے اور پاکستان کو معاشی طور پر مفلوج کر دیا گیا۔ یہی طرزِ عمل بعد میں آنے والے فوجی طالع آزماؤں کا بھی رہا۔ حالانکہ پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی حکومت نے جو پہلا بجٹ پیش کیا، وہ خسارے کا بجٹ نہیں تھا۔ علاوہ ازیں امریکہ کے دورہ کے دوران یہودیوں کے فریب کا پردہ بھی چاک کیا اور اُن کی اِس پیش کش کو حقارت سے ٹھکرا دیا کہ اگر پاکستان اسرائیل کو تسلیم کر لے تو وہ پاکستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہا دیں گے۔ لیکن بعد میں آنے والے حکمرانوں نے اپنی فکری پستی، نااہلی، ہوس زر اور بدعنوانی کی وجہ سے انسانیت دشمن سرمایہ دارانہ نظام میں مزید بگاڑ پیدا کر کے ملک کو مقروض بلکہ مفلوج کر کے غیروں کا محتاج بنا دیا۔

(جاری ہے)

اہلِ جنّت کا اکرام

(سورہ الرحمٰن کی آیات 56 اور 57 کی روشنی میں)

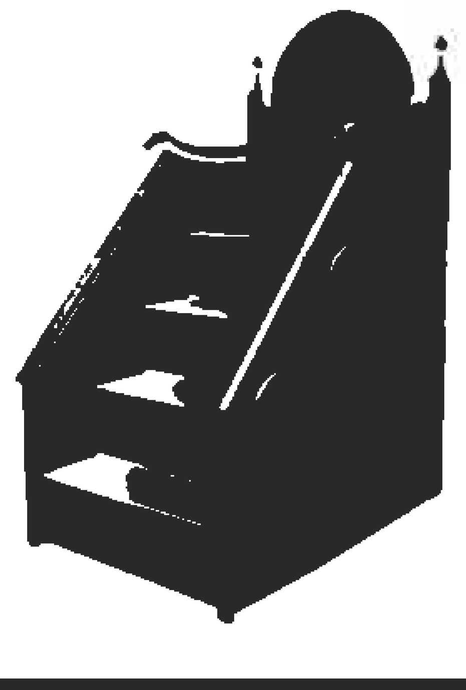

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 10 دسمبر 2021ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن مجید کے سلسلہ وار مطالعہ کے ضمن میں ہم سورۃ الرحمن کی آیات 56 اور 57 کا مطالعہ کررہے ہیں۔ اس مقام پر اہل جنت کے لیے کچھ نعمتوں کا ذکر آیا ہے۔ اس حوالے سے یہ قرآن مجید کا ایک خاص مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ﴾ ’’ان میں ایسی عورتیں ہوں گی جن کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔‘‘

قرآن حکیم کا اسلوب یہ ہے کہ وہ جب جنتی عورتوں کا ذکر کرتا ہے تو ان کے اوصاف میں شرم وحیا اور سیرت وکردار کو پہلے بیان فرماتا ہے۔ اس حوالے سے آخری دس پاروں کی مکی صورتیں بہت اہم ہیں جہاں جنتی عورتوں کے اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ یہ وہ نکتہ ہے جس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

آج اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو احکامات عطا فرمائے ان میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے نگاہوں کی حفاظت شامل ہے۔ شرم وحیا کے اہتمام کا حکم مردوں کے لیے بھی ہے اور عورتوں کے لیے بھی ہے۔ لباس کے اہتمام کا حکم مردوں کے لیے بھی ہے عورتوں کے لیے بھی ہے۔ گویا آج اس زمین پر جو عورت یہ چاہتی ہے کہ کل وہ جنت میں ہو تو اس سے یہاں شرم و حیا کا پیکر بننے کا تقاضا ہے۔ دنیا میں عام طور پر عورت کے حسن وجمال اور خوبصورتی کا بیان زیادہ ہوتا ہے۔ تلخ انداز ہے لیکن سمجھانے کے لیے ضروری ہے کہ یہ حسن وجمال تو نائٹ کلبز میں بھی مل جاتا ہے، یہ حسن وجمال تو بازاری عورتوں میں بھی مل جاتا ہے لیکن کسی شریف النفس اور کردار والے شخص کو اس طرح کا حسن وجمال اپیل نہیں کرتا۔ باکردار شخص کے نزدیک عورت کا اصل حسن اس کی شرم وحیا میں ہے اور حیا کی حفاظت میں ہے۔ اسی وصف کو قرآن مجید جنتی عورتوں کے حوالے سے بیان کر رہا ہے کہ وہ شرم وحیا والی ہوں گی اور ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی۔ آگے ارشاد ہوا:

﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾﴾

’’ان کو چھوا نہیں ہوگا ان سے پہلے نہ کسی انسان نے اور نہ کسی جن نے۔‘‘

مرتب: ابوابراھیم

اس کے ذیل میں کئی آراء ہیں یا تفصیلات ہیں جو مفسرین نے بیان فرمائی ہیں۔ ایک سادہ سی بات تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان حوروں کو ایک خاص اٹھان عطا فرمائے گا کہ یہ حوریں جس جنتی کو عطا ہوں گی اس سے پہلے ان کو کسی جن وانس نے دیکھا تک نہیں ہوگا۔ ایک رائے یہ ہے کہ چونکہ جنات اور انسانوں کے لیے علیحدہ علیحدہ جنتیں ہوں گی جہاں وہ اپنے اپنے مزاج، شوق، حاجات اور ضروریات کے مطابق نعمتوں سے سرفراز ہوں گے اس لیے انسانوں کے لیے انسان عورتیں اور جنات کے لیے جنات عورتیں عطا کی جائیں گی۔ ایک رائے یہ ہے کہ اس دنیا میں جو نیک عورتیں ہوں گی وہ بھی جنت میں جائیں گی اور وہ وہاں بالکل جوان اور خوبصورت ہوں گی۔ اللہ کے رسول ﷺ سے ایک بوڑھی عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دعا کیجیے، اللہ تعالیٰ مجھے جنت عطا فرمادے۔ آپ ﷺ نے اپنے مخصوص مزاح کے انداز میں فرمایا: کوئی بوڑھی جنت میں نہیں جائے گی۔ یہ سن کر اس بوڑھی خاتون نے رونا شروع کردیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو بھی جائے گی اللہ اس کو جوان کرکے جنت میں داخل کرے گا۔ ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کی حوریں افضل ہوں گی یا وہ خواتین جو جنت میں جائیں گی؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: دنیا کی نیک عورت افضل ہوگی، اللہ اسے ان حوروں کا سردار بنائے گا۔ بلا شبہ حوروں کی شرم وحیاء، حسن اور پاکی اپنی جگہ لیکن دنیا کی نیک عورت اس لیے افضل ہوگی کہ اس نے دنیا میں اللہ کو بنا دیکھے اُس کی بندگی کی ہوگی، نمازیں ادا کی ہوں گی، روزے رکھے ہوں گے، شریعت کے احکام کی پاسداری کی ہوگی، گناہوں سے بچنے کی کوشش کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہماری بیٹیوں، بہنوں اور ماؤں کو حیا کا پیکر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ یہاں جنتی عورتوں کا وصف بیان کررہا ہے کہ وہ نگاہیں نیچے رکھنے والیاں ہوں گی۔ بے باکی، بولڈ پن، سینہ تان کر بات کرنا، مردوں کے شانہ بشانہ چلنا یہ جنتی عورتوں کا وصف نہیں ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور مت نکلو بن سنور کر پہلے دورِ جاہلیت کی طرح، اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر کاربند رہو۔ اللہ تو بس یہی چاہتا ہے اے نبیؐ کے گھر والو! کہ وہ دور کر دے تم سے ناپاکی اور تمہیں خوب اچھی طرح پاک کر دے۔'' (الاحزاب: 33)

عورت کا اصل مقام گھر میں ہے۔ ضرورت کے تحت باہر جانا پڑے تو حجاب اور شریعت کے تقاضوں کا اہتمام کرے گی۔ عورت کی افضل نماز گھر پر ہے۔ جمعہ بھی عورت پر فرض نہیں۔ البتہ جہاں پردے کا اہتمام ہوتا ہے وہاں ادا کر لے تو ٹھیک ہے۔ پنج وقتہ باجماعت نماز کی حاضری بھی اس پر لازم نہیں کی گئی۔ اس کے لیے نماز کا افضل مقام اس کا گھر ہے۔ اس آیت میں جاہلیت اولیٰ کا لفظ پہلے زمانے کی جاہلیت کے لیے آیا۔ مفسرین نے لکھا کہ بعد میں بھی جاہلیت آنے والی تھی جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ساٹھ ستر برس پہلے کی معاشرت دیکھ لیں اور اس وقت کی معاشرت کو دیکھ لیں کیا حال ہو گیا۔ کبھی انڈو پاک میں ڈولیاں چلتی تھیں، اس قدر عورتوں کو پوشیدہ رکھنے کا اہتمام ہوتا تھا اور آج کوئی موقع نہیں چھوڑتے کہ عورت کو نمایاں نہ کیا جائے۔ گاڑی بیچنی ہے تو بونٹ پہ عورت کو بٹھاتے ہیں۔ تم بیچتے کیا ہو عورت کو یا گاڑی کو؟ دیندار عورتوں نے کہا کہ کپڑا بیچنا ہے تو کپڑا بیچو عورت کو تو نہ بیچو۔ جس عورت کو اسلام نے عزت دی تھی، اکرام دیا تھا، تکریم دی تھی، شرف عطا کیا تھا، اعزاز عطا کیا تھا، اس کو گھر کی ملکہ بنایا تھا آج اسی عورت کو جہالت جدیدہ نے ذلیل کر کے رکھ دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر فاطمہ الزہراء ؓ فرماتی ہیں کہ میرا جنازہ رات کی تاریکی میں اٹھانا تاکہ کسی غیر محرم کی نظر مجھ پر نہ پڑے۔ یہ حیائے فاطمہؓ ہوتی ہے تو تب حسن و حسین ؓ پیدا ہوتے ہیں۔ آج کیا ہو رہا ہے؟ ہم بھی اپنے گھرانوں کا جائزہ لیں؟ کس قدر بیہودہ لباس کو فیشن کے نام پر رواج دیا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے قیامت کی علامات میں سے ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ عورتیں لباس پہن کر بھی بے لباس ہوں گی۔ آج وہ منظر ہمیں صاف دکھائی دے رہا ہے اور ایسا بے ہودہ لباس پہننے والی عورتوں کے گھر میں موجود مردوں کی غیرت اور حمیت پر سوال اُٹھتا ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے فرمایا: وہ مرد دیوث (انتہائی بے غیرت) ہے جس کی گھر کی خواتین بے پردہ گھومتی ہوں اور اس کو کچھ بھی تکلیف نہ ہوتی ہو۔ آج ذرا غور فرمالیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میں بڑی سخت بات کر رہا ہوں۔ آج ہمارے سکولوں، کالجز میں جہاں کو ایجوکیشن کے نام پر تعلیم ہو رہی ہے وہاں کیا نظارے ہیں؟ اور اس کے جو نتائج برآمد ہو رہے ہیں وہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ شادی بیاہ کے مواقع پر مخلوط محافل میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں تو کئی نکاح پڑھانے جانا ہوتا ہے تو دس شرائط پہلے بیان کرتے ہیں کہ اگر یہ کرو گے تو نکاح پڑھانے آسکتے ہیں ورنہ معذرت۔ اچھے بھلے مذہبی گھرانے بھی جن کے ہاں نماز، روزے اور چادر دوپٹے کا اہتمام ہے وہ بھی شادی بیاہ کے موقع پر گویا دین سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ کیا اس موقع پر شریعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے؟ لیکن اس ماحول میں، اس دجالی تہذیب کے پریشر کے دور میں آج ہماری وہ بیٹی، وہ بہن، وہ ماں جو اماں عائشہ ؓ کا لباس اختیار کر رہی ہے، جو آج بی بی فاطمۃ الزہراء ؓ کا لباس اختیار کر رہی ہے، اللہ رب العالمین کی قسم وہ بہت بڑا جہاد کرتی ہے اور اس کا اجر و ثواب بھی زیادہ ہوگا۔ یہ صرف کراچی یا پاکستان کی بات نہیں کر رہا بلکہ بعض مغربی ممالک میں بھی مسلمان بیٹیاں اور بہنیں شرعی احکام کا اہتمام کر رہی ہیں۔ فرانس جیسا ملک جہاں نقاب پر پابندی لگی۔ وہاں مسلمان عورتوں نے اپنے چہرے پر نقاب رکھنا چاہا تو مسلمانوں کی بزنس کمیونٹی کے افراد نے ایک فنڈ قائم کر دیا کہ جتنی مرتبہ تم پر جرمانہ لگے گا اتنی مرتبہ ہم ادا کریں گے تم نقاب کرو۔ ہم سب اس پر سبحان اللہ تو کہتے ہیں مگر ہمیں شرم ہے کہ جس ملک پر نقاب پر قانونی پابندی ہے وہاں مسلمان بیٹی کا کردار ایسا بلند ہے اور جو ملک بنا ہی اسلام کے نام پر ہے وہاں ہماری حرکتیں آج کل کیا ہو رہی ہیں؟ الا ماشاء اللہ! آج اگر کوئی بہانے بنا کر کمزوری دکھاتا ہے کہ بڑا مشکل دور ہے، 21 ویں صدی عیسوی ہے، تعلیمی اداروں اور کارپوریٹ سیکٹر کی ڈیمانڈز ہیں وغیرہ تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسی اکیسویں صدی کی مغرب کی ان مسلمان بیٹیوں کو بطور گواہ پیش کریں گے کہ جہاں پردے پر جرمانہ ادا کرنا پڑتا تھا پھر بھی انہوں نے پردہ نہیں چھوڑا تو تب بہانے بنانے والوں کے پاس کیا جواب ہوگا؟ جنت کا حصول اتنا آسان نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جنتی عورتوں کے حسن و جمال کا ذکر بعد میں کرتا ہے مگر ان کی شرم و حیاء، ان کے تقویٰ کا ذکر پہلے کرتا ہے۔

ایک بڑا حساس نکتہ بھی بیان کر دیا جائے کہ آج جب حوروں کا تذکرہ آتا ہے تو ایک طبقہ الزام لگاتا ہے کہ ان لوگوں کو تو عورتیں ہی چاہئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

> **اللہ کے رسول ﷺ نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بتائی کہ عورتیں لباس پہن کر بھی بے لباس ہوں گی۔ آج قیامت کی وہ نشانی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔**

اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول ﷺ حوروں کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ ان حوروں کے حسن کو بھی اللہ کے رسول ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ ایک حور اگر دنیا میں جھانک لے تو ساری دنیا میں روشنی ہی روشنی ہو جائے، اس کی اوڑھنی (چادر) دنیا اور دنیا میں جو کچھ بھی ہے اس سے زیادہ قیمتی ہے۔ اللہ نے جہاں انسان میں بھوک پیاس کا معاملہ رکھا ہے وہاں اس کی دوسری حاجات بھی رکھی ہیں اور اس دنیا میں خواہش کی تکمیل کے لیے جائز راستہ'' نکاح کا بندھن'' عطا کیا گیا۔ آج وہ معاشرے جہاں نکاح کا ادارہ ختم ہے وہاں حکومتیں چیخ رہی ہیں کہ بچے پیدا کرو مگر پیدا کرنے والا کوئی نہیں۔ فرانس میں نکاح بہت کم ہوتا ہے بلکہ وہاں کے پادری ایک عرصہ تک نکاح پڑھانا ہی بھول چکے تھے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج وہاں سب سے کم نوجوان ہیں اور ہر طرف بوڑھے ہی بوڑھے ہیں۔ یورپ میں جنگ عظیم دوم کے بعد men power کی کمی پڑ گئی تو بیچاروں نے اعلان کیا کہ بچے زیادہ ہی اچھے ہیں اور فرانسیسی حکومت نے جنگ کے بعد کہا کہ بچے پیدا کرو ہم سپورٹ کریں گے۔ چین والوں نے پابندی لگائی تھی لیکن انہوں نے بھی کسی وجہ سے

دوسرے بچے کی اجازت دے دی ہے۔ اسی طرح جاپان میں ہر ایک نوجوان کے مقابلے میں 14 بوڑھے پائے جاتے ہیں۔ جاپان کا قونصل خانہ کراچی یونیورسٹی کو کہتا ہے کہ جاپانی زبان کے لیے ایک ڈیپارٹمنٹ بناؤ ہم آپ کو سپورٹ کریں گے، آپ کے بچے جاپانی پڑھیں، ہم ان کو جاپان میں accommodate کریں گے کیونکہ وہاں پر نوجوان نہیں ہیں۔ فطرت سے بغاوت کریں گے تو یہی نتائج سامنے آئیں گے۔ لہٰذا جو لوگ کہتے ہیں کہ اسلام پسندوں کو عورتیں چاہئیں تو ان سے پوچھا جائے کہ مسیحیت کے ماننے والوں نے نکاح کو بڑا تحقیر کے انداز میں دیکھا کہ کوئی شخص شادی شدہ ہے تو پادری نہیں بن سکتا اور پادری اگر بن چکا ہے تو نکاح نہیں کر سکتا اور نکاح نہیں کرتا تو پھر وہ کیا کرتا ہے؟ ظاہر ہے زنا کرتا ہے۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے چرچوں کے تہہ خانے ناجائز بچوں کی لاشوں سے بھر گئے۔

اللہ خالق ہے۔ اس نے جو احساسات، جو جذبات، جو خواہشات ہمارے اندر رکھی ہیں ان کی تسکین کا جائز طریقے پر دنیا میں بھی سامان رکھا اور اس کی تسکین کا سامان جنت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رکھا ہے۔ ہمیں یہ بیان کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیے۔ جن لوگوں نے نکاح کے اس پہلو کو رد کیا ہے، اس فطری خواہش کو فطری طریقے سے پورا کرنے کو رد کیا تو آج وہ غیر فطری راستے اختیار کر کے تباہی و بربادی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اللہ خالق ہے۔ اس نے دین فطرت عطا فرمایا، دنیا میں جائز خواہشات کے جائز راستے دیے اور فطرت اور جبلت کے جو تقاضے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رکھے ہیں ان کی تسکین کا سامان بھی اللہ تعالیٰ نے آخرت میں رکھا کہ اس کے بیان میں کوئی جھجک نہ ہو۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہم شرم وحیا، پردے، حجاب، عورت کی تکریم کی بات کریں تو پریشانی ان لوگوں کو ہوتی ہے جو بے حیا قسم کے لوگ، بے شرم قسم کے لوگ، ناجائز قسم کے رویوں کو پسند کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو بے حیائی، بے شرمی کی باتیں، زنا کے کام کرنے میں، زنا کی دعوت دینے میں کوئی شرم نہیں تو ایمان والوں کو حیا کی بات کرنے میں کاہے کو شرم آتی ہے۔ باقی لوگ جو دین دشمن ہیں، جو دین سے دور ہیں یا دین مخالف ہیں ان کو شیطانی کاموں کی دعوت دینے میں شرم نہیں آتی تو ایمان والوں کو ان کے رب نے جو بتایا ہے، ان کے رسول ﷺ نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بیان میں اور اس کو present کرنے میں کیوں جھجک آ رہی ہے۔ اگر جھجک آ رہی ہے تو پھر اپنے ایمان کو ری وزٹ کریں کہ اللہ کی بات پر یقین ہے یا نہیں۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ کی بات پر یقین ہے کہ نہیں اور پھر اپنی دینی حمیت اور غیرت کو بھی ری وزٹ کرنے کی ضرورت ہے کہ بے حیا لوگ بے حیائی کی باتیں کرتے تھکتے نہیں۔ شیطان کے ایجنٹ شیطانی کام کرتے اور شیطانی کاموں کی دعوت دیتے تھکتے نہیں ہیں تو حق والوں کو حق بات بیان کرنے اور حق کی دعوت دینے اور حق کی طرف بلانے اور حق کی وضاحت کرنے میں کس بات کی آخر جھجک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ ”تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟“

اللہ تعالیٰ نعمتوں کا یقین بھی عطا فرمائے اور جو یہاں ہیں ان کا شکر ادا کرنے کی اور جو وہاں ہیں ان کا یقین رکھ کر محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❀❀❀

دعائے مغفرت

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ بلوچستان، کوئٹہ جنوبی کے مبتدی رفیق جناب خادم حسین وفات پا گئے۔

☆ حلقہ پنجاب جنوبی کے ناظم نشر و اشاعت جناب راؤ عمر فاروق کی بھتیجی وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0301-7532109

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَاَدْخِلْهُمَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَّسِيْرًا

پریس ریلیز 24 دسمبر 2021ء

قائد اعظم نے قرآنِ پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا

شجاع الدین شیخ

قائد اعظم نے قرآنِ پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ بانیٔ پاکستان کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُن کے اقوال پر سنجیدگی اور خلوص سے عمل کیا جائے۔ وہ پاکستان میں اِسلامی نظام کے قیام کے اتنی شدت سے قائل تھے کہ اُنھوں نے اُن لوگوں کو شر پسند قرار دیا تھا جو یہ افواہیں اُڑا رہے تھے کہ پاکستان میں شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ نہیں ہوگا۔ اُنھوں نے بستر مرگ پر یہ ایمان افروز جملہ کہا تھا کہ میرا ایمان ہے کہ یہ رسولِ اللہ ﷺ کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آ گیا، اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں، تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور اِسلام لازم وملزوم ہیں۔ اِس بات میں قطعی طور پر شک کی گنجائش نہیں کہ اسلام ہی پاکستان کی بنیاد اور وجود کا جواز ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ملکِ عزیز میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں ہوتا تو پاکستان اپنے وجود کا جواز کھو دے گا اور پاکستان کا استحکام ہی نہیں اُس کی بقا اور سلامتی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

پاکستان جب امریکہ کا اتحادی تھا تو اس وقت بھی امریکہ نے پاکستان کو نقصان ہی پہنچایا لہٰذا ''سمٹ برائے جمہوریت'' میں نہ جانے کا فیصلہ درست اور خوش آئند ہے: ایوب بیگ مرزا

''سمٹ برائے جمہوریت'' بلانے کا مقصد دنیا کو یہ پیغام دینا تھا کہ امریکہ ابھی بھی دنیا کو لیڈ کر رہا ہے: رضاء الحق

امریکی سمٹ برائے جمہوریت اور گوادر میں احتجاج کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: [illegible]

سوال: امریکہ کو ''سمٹ برائے جمہوریت'' بلانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی اور اس کے مقاصد کیا تھے؟

رضاء الحق: فروری 2021ء میں امریکی صدر جو بائیڈن نے عندیہ دیا تھا کہ دنیا بھر میں جمہوریت کا پھیلاؤ اور ترویج امریکہ کے اہداف میں ابھی بھی شامل ہے۔ لیکن اس عندیہ کا پس منظر یہ ہے کہ دس سال پہلے تک امریکہ کی سپریم پاور آن ارتھ کی حیثیت سے دنیا پر اجارہ داری تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ اجارہ داری کمزور ہونا شروع ہوگئی۔ اس میں اہم اور کلیدی کردار افغانستان میں امریکہ کی شکست کا تھا۔ امریکہ نے جب افغانستان پر حملہ کیا تو تین چار سال بعد ہی اسے یہ پتا چل گیا تھا کہ افغانستان فتح نہیں کیا جا سکتا لیکن پھر بھی امریکہ دوسرے مقاصد کے حصول کے لیے وہاں موجود رہا۔ پھر 2011ء میں صدر اوبامہ کے دور میں انہوں نے ایک امن کا پراسس شروع کیا جس کو ٹرمپ کے دور میں مزید پروان چڑھایا گیا اور فروری 2021ء میں اس کے فائنل فیصلے آنا شروع ہو گئے تھے۔ فروری 2021ء تک امریکہ کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے تمام منصوبے افغانستان میں ناکام ہو چکے ہیں۔ 15 اگست 2021 کو آخر کار امریکہ کو رسوا ہو کر افغانستان سے نکلنا پڑا جس سے امریکہ کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا۔ لہٰذا اپنی ساکھ کو بچانے کے لیے امریکہ دنیا کو یہ دکھانا چاہتا تھا کہ ہم اب بھی اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ چنانچہ ''سمٹ برائے جمہوریت'' بلا کر امریکہ نے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ ابھی بھی ہم ہی دنیا کو لیڈ کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ان دس سالوں میں چین ایک طاقت کے طور پر ابھرا اور سوویت یونین جو پہلے شکست و ریخت کا شکار ہوا تھا وہ پھر دوبارہ روس کے طور پر ابھرنا شروع ہوا جس کے بڑے واضح شواہد موجود ہیں۔ تیسری طرف امریکہ کی اجارہ داری پر جو زد پڑی اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (1) امریکہ کی معیشت پچھلے دس سالوں میں بہت گری۔ (2) ٹرمپ کے دور میں امریکہ نے دنیا پر اپنی اجارہ داری کو رول بیک کرنا شروع کر دیا۔

مرتب: محمد رفیق چودھری

(3) دنیا یونی پولر سے ملٹی پولر ہوتی گئی۔ آخری بات یہ کہ سپر طاقتوں کے بیانیہ کی ایک شیلف لائف ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ expire ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر اس کو تازہ دم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان چاروں چیزوں کو سامنے رکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نے اپنی اجارہ داری کے غروب ہوتے سورج کو ''سمٹ برائے جمہوریت'' کے ذریعے دوبارہ طلوع کرنے کی ایک کوشش کی ہے۔ سمٹ برائے جمہوریت کے تین اہداف ہیں۔ (1)۔ اتھارٹیرین رجیم (آمرانہ اور جابرانہ حکومتیں) دنیا کے لیے خطرہ ہیں لہٰذا ان کو کاؤنٹر کرنا ہے۔ (2)۔ کرپشن کی ازسرنو تعریف کی جائے اور پھر اس کو ختم کیا جائے۔ اس تعریف کی زد میں صرف مالی کرپشن نہیں بلکہ نظریاتی کرپشن بھی آئے گی کیونکہ اس سمٹ میں جو ممالک شریک ہوئے ان میں زیادہ تر ایسے ہیں جو کرپشن انڈیکس کے لحاظ سے بہت نیچے ہیں اور اس حوالے سے امریکہ بھی یقیناً بہت نیچے ہے۔ جب سیف ہیون کی بات ہوتی ہے تو پانامہ وغیرہ سے شفٹ ہو کر بہت سارے امریکہ میں پہنچ گئے ہوئے ہیں۔ (3)۔ زیر اثر ممالک سے یہ یقین دہانی لینا کہ وہ انسانی حقوق کی پاسداری کو یقینی بنائیں گے۔ اور یہاں بھی جملہ انسانی حقوق کی وہی تعریف استعمال کی جائے گی جو مغرب کرے گا۔ بہرحال اس کانفرنس کا اصل مقصد یہ ہے کہ امریکہ پوری دنیا کو باور کرانا چاہتا ہے کہ اس وقت لیڈر آف دی ورلڈ میں ہی ہوں۔ چاہے چین اور دوسرے ممالک کا بلاک خطرہ بن رہا ہے لیکن پھر بھی دنیا کے لیے جو راستہ میں تعین کروں گا اس کو دنیا والے فالو کریں۔ لیکن بہت سارے ممالک نے یہ محسوس کیا کہ اس وقت امریکہ کے چنگل سے نکلنے میں ہی نجات ہے۔

سوال: امریکہ نے ''سمٹ برائے جمہوریت'' میں بلانے کے لیے ممالک کا انتخاب کیسے کیا؟

رضاء الحق: اس کے بلانے کے معیار میں بھی بے ترتیبی ہی نظر آئی لیکن اس بے ترتیبی میں بھی ایک ترتیب موجود تھی۔ کہا جاتا ہے کہ تقریباً 110 ممالک کو امریکہ نے دعوت دی تھی اور ایک دو کو چھوڑ کے تقریباً سب نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس میں جو بائیڈن خطاب کر رہا تھا سامنے لگی بڑی سکرین چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹی ہوئی تھی اور اِن چھوٹی سکرینوں پر سو سے زائد سربراہانِ مملکت چھوٹے چھوٹے ''چیلوں'' کی صورت میں موجود تھے۔ جیسے ایک گرو بیٹھا ہوا ہے اور لوگ اس سے سبق حاصل کرنے کے لیے آئے ہوں۔ یہی چیز دعوت دینے کے معیار میں نظر آئی۔ ساؤتھ ایشیا کے سات میں سے چار ممالک کو

دعوت دی گئی۔ انڈیا، پاکستان ، مالدیپ اور سری لنکا۔ پاکستان نے جانے سے انکار کر دیا اور انڈیا نے لازمی جانا تھا۔ لاطینی امریکہ میں وینزویلا امریکہ کا سب سے بڑا مخالف ہے۔ وہاں کے منتخب صدر کو نہیں بلایا بلکہ جس شخص نے جمہوریت کے خلاف اقدام کیا اس کو بلایا۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ کے بہت سارے عرب ممالک کو نہیں بلایا گیا حالانکہ ان کے ساتھ امریکہ کے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ البتہ اسرائیل کو بلایا گیا کیونکہ وہ امریکہ کا فطری اور دیر پا اتحادی ہے ۔ ہرصورت میں امریکہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔ ترکی کے بارے میں کہا گیا کہ وہ یورپی یونین میں ہے اور یورپی یونین کے ممالک کو ہم نہیں بلانا چاہتے اس لیے ترکی کو ہم نہیں بلائیں گے حالانکہ یورپی یونین کے کئی دیگر ممالک کو بلالیا گیا جیسا کہ پولینڈ، ہنگری وغیرہ۔ چین اور روس کو دعوت ہی نہیں دی گئی لیکن تائیوان کو دعوت دی گئی ۔اس بے ترتیبی میں ترتیب یہ ہے کہ امریکہ نے دو مقاصد حاصل کیے ہیں:

(1)۔ایک ٹیسٹنگ گراؤنڈ بنا دیا کہ کون میرے ساتھ ہے اور کون میرے خلاف ہے۔ جو میرے ساتھ آنا چاہتا ہے اس کو میں ساتھ لے کر چلوں گا باقیوں کو میں بعد میں دیکھوں گا۔ یعنی ان کے ساتھ امریکہ اچھا سلوک نہیں کرنے جا رہا۔ چاہے ان پر پابندیاں لگائے یا جو بھی کرے۔

(2)۔ یہ ظاہر کرنا کہ میرا بلاک مضبوط ہے اور اس میں بڑے اہم ممالک شامل ہیں ۔ جبکہ مخالف بلاک کمزور ممالک پر مشتمل ہے۔

سوال: امریکہ کی اس کانفرنس میں شرکت سے انکار پر پاکستان کو کس طرح کے ردعمل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: پاکستان ان 110 ممالک میں شامل تھا جن کو دعوت دی گئی تھی لیکن پاکستان نہیں گیا۔ فوری طور پر پاکستان کو اس کے بعض نقصانات ہوں گے۔ مثال کے طور پر پاکستان کی ٹیکسٹائل کا سب سے بڑا خریدار امریکہ ہے۔ لہٰذا اس کی ایکسپورٹ متاثر ہو سکتی ہے۔ پھر بہت سے امریکی ذرائع سے پاکستان کو مدد آتی ہے۔اب جب امریکہ پاکستان کو ایسے مخالف کی نظر سے دیکھے گا جس نے مخالفین کا ساتھ دیا ہے تو امریکہ کے حواری بھی پاکستان کو مخالف سمجھیں گے اور اس طرح کئی ذرائع سے پاکستان کو معاشی اور سفارتی نقصان پہنچے گا۔ اگر امریکہ پاکستان پر کوئی پابندیاں لگاتا ہے تو پاکستان کی تجارت پر منفی اثرات پڑیں گے۔ لیکن اس سب کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ یہ انکار بہترین فیصلہ ہے، ہرصورت میں انکار ہونا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ جب پاکستان امریکہ کا اتحادی تھا تو تب بھی امریکہ نے ہمیں نقصان ہی پہنچایا۔ 1962ء میں بھارت چین جنگ میں امریکہ نے بھارت کو اسلحہ دیا حالانکہ اس وقت پاکستان امریکہ کا اتحادی تھا۔ ایوب خان بہت چیخا لیکن امریکہ نے ایک نہیں سنی اور پاکستان کے دشمن کو اسلحہ سے لیس کر دیا۔ 1965ء میں پاکستان اور بھارت کی جنگ ہوئی تو امریکہ پاکستان کا حلیف تھا، پاکستان سیٹو سینٹو کا ممبر بھی تھا لیکن امریکہ نے اعلان کر دیا کہ بھارت اور پاکستان دونوں کو اسلحہ نہیں دیا جائے گا۔

> **امریکہ کی تاریخ کو دیکھیں تو اس نے جہاں جہاں اپنی جمہوریت کو نافذ کرنے کی کوشش کی تو وہاں اس نے ویپن آف ماس ڈسٹرکشن کے طور پر ہی کام کیا ہے۔**

حالانکہ اس کے اسلحہ کا حقدار پاکستان تھا انڈیا تو اس سے لیتا ہی نہیں تھا۔ وہ تو سوویت یونین سے اسلحہ لیتا تھا۔ یعنی امریکہ نے پھر ہمارا بازو مروڑا۔ پھر 1971ء میں پاکستان دو ٹکڑے ہوا۔ ہنری کسنجر نے اپنی کتاب میں باقاعدہ اعتراف کیا کہ پاکستان کے دولخت ہونے میں صرف سوویت یونین ہی نہیں امریکہ بھی ملوث ہے ۔ پھر سرد جنگ میں پاکستان نے کھل کر امریکہ کا ساتھ دیا اور افغانستان میں سوویت یونین کو شکست ہوئی لیکن اس کے بعد امریکہ پاکستان کو بے یار و مددگار چھوڑ کر چلا گیا اور اس جنگ کا سارا ملبہ پاکستان پر گرا، یہاں کلاشنکوف کلچر، ہیروئین وغیرہ جیسی بری چیزیں آگئیں اور کئی طرح سے پاکستان نے نقصان اُٹھایا۔ نائن الیون کے بعد ایک بار پھر مشرف نے پاکستان کو امریکہ کا فرنٹ لائن اتحادی بنا دیا اور اپنا سب کچھ اس پر قربان کر دیا۔ اس پرائی جنگ میں پاکستان کے تقریباً 80 ہزار افراد جان بحق ہوئے اور اربوں ڈالر کا نقصان ہوا۔ امریکہ اس جنگ کے دوران بھی پاکستان کے خلاف سازشیں کرتا رہا، دہشت گرد گروپوں کی پشت پناہی کرتا رہا۔ حتیٰ کہ آج بھی کر رہا ہے۔ یعنی جب بھی ہمارے اس نام نہاد دوست کو موقع ملا اس نے ہمیں ڈنگ مارا اور ہمیں ڈس لیا۔ لہٰذا اب ضرورت تھی اس کی دوستی سے جان چھڑائی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے حالات ایسے پیدا کر دیے کہ ہم امریکہ سے دور ہونا شروع ہو گئے ۔ پھر چین ایک قوت بن چکا تھا جس سے ہمارے تعلقات بہتر ہو گئے ۔ یہ بات بھی درست ہے کہ چین کا دباؤ تھا کہ ہم سمٹ میں نہ جائیں ۔ چین دباؤ ڈال سکتا ہے کیونکہ پہلے ہم امریکہ سے قرض لیتے تھے اب ہم چین کے مقروض ہیں۔ جس کا قرض دینا ہو اس کی بات ماننی پڑتی ہے۔ اب چین اور امریکہ کی جنگ بڑی کھل کر سامنے آگئی ہے ۔ ویسے تو اللہ کی ذات بچانے والی ہے لیکن دنیوی لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان اس وقت ایٹمی پروگرام کی وجہ سے سلامت ہے اور امریکہ نے ہمارے ایٹمی پروگرام پر حملہ کرنے کے لیے بے شمار کوششیں کی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا اور یہ چیز ہماری حفاظت کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ ایٹمی صلاحیت ہم سے چھیننے کی کوشش امریکہ نے ہر وقت کی ہے ۔ لہٰذا اگر ہم ایسے ملک سے تعلقات بنائیں گے تو ہم سے پاگل کون ہوگا۔ پھر ایک اور بات یہ بھی ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں سوائے اسرائیل کے کوئی ملک جنگ نہیں چاہتا۔ اسرائیل اپنی جغرافیائی حدود میں اضافہ کرنا چاہتا ہے اور جب اسرائیل سرحدوں کو پھیلائے گا تو وہ ہمارے عرب بھائیوں کی زمینوں پر قبضہ کرے گا۔ عرب اس کے خلاف کچھ کریں یا نہ کریں لیکن وہاں ہمارے مقدس ترین مقامات ہیں جن کی حفاظت کے لیے ہماری جانیں بھی حاضر ہیں۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے مقدس مقامات کی حفاظت کریں ۔ پاکستان واشگاف الفاظ میں اعلان کر چکا ہے کہ اگر مقدس مقامات کو خطرہ ہوا تو پاکستان خود آگے آئے گا اور اسرائیل بھی یہ بات جانتا ہے ۔ 1967ء میں بن گوریان نے کہا تھا کہ ہمارا اصل مقابلہ عربوں سے نہیں ہے بلکہ پاکستان سے ہے۔ اسرائیل اور امریکہ کو ایک ہی بریکٹ میں ڈالا جا سکتا ہے کیونکہ امریکہ ایک طاقت ہے جس کی گردن پر اسرائیل سوار ہے اور امریکہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اسرائیل کی مرضی سے چلنے پر مجبور ہے۔ جب اسرائیل کو معلوم ہوگا کہ

اصل رکاوٹ پاکستان ہے تو وہ پاکستان پر حملہ آور ہوگا اور امریکہ خواہی نخواہی اسرائیل کی مدد کرے گا۔ لہٰذا ہمیں کسی صورت ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے ہمارے تعلقات امریکہ سے مزید پروان چڑھیں۔ اِس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم امریکہ کے دشمن بن جائیں لیکن ہم اس کے دوست نہ بنیں بلکہ اسے اپنی جگہ پر رکھیں اور ہم اپنی جگہ پر رہیں۔ کیونکہ بقول ہنری کسنجر امریکہ اپنے دشمنوں کے لیے اتنا خطرناک نہیں ہے جتنا امریکہ اپنے دوستوں کے لیے خطرناک ہے۔ اس لیے ہمیں امریکہ سے بچنا چاہیے۔

سوال: چین کی وزارت خارجہ نے ’’سمٹ برائے جمہوریت‘‘ کے بارے میں کہا کہ یہ سمٹ جمہوریت کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ امریکہ بہادر کی طرف سے جمہوریت کو دنیا بھر میں نافذ کرنے کے لیے ایک ویپن آف ماس ڈسٹرکشن ہے۔ کیا یہ حقیقت کی ترجمانی ہے یا محض ایک سیاسی بیان ہے؟

رضاء الحق: اگر جائزہ لیا جائے تو پاکستان کے لیے بھی امریکہ کا تعلق ایک ویپن آف ماس ڈسٹرکشن رہا ہے اور امریکہ کئی مرتبہ تو اپنی جمہوریت ڈائریکٹ ایکسپورٹ کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کے ہاں جمہوریت صرف سیاسی حکومت نہیں ہوتی بلکہ اس جمہوریت میں معاشی اور معاشرتی نظام بھی شامل ہوتے ہیں اور وہ جس طرح سے لوگوں کی برین واشنگ کرنا چاہتا ہے تو وہ ایک مکمل ویپن آف ماس ڈسٹریکشن کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ البتہ بات صرف امریکہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ سپر طاقتوں کے بیانیوں کی ایک شیلف لائف ہوتی ہے۔ جب برطانیہ سپر طاقت تھا تو اس نے اپنی اجارہ داری کے لیے سلطنت عثمانیہ اور جرمنی کے خلاف اپنا مخالف بیانیہ قائم کیا تھا۔ پھر دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکہ کا سوویت یونین کے مقابلے میں اپنا ایک بیانیہ رہا ہے جس کی بنیاد پر اس نے سرد جنگ لڑی۔ پھر جب سوویت یونین کو شکست ہوئی تو 1990ء میں بش سینئر نے نیو ورلڈ آرڈر کا اعلان کیا جو نائن الیون تک ایک نیا بیانیہ تھا۔ پھر نائن الیون کے بعد دہشت گردی کے خلاف جنگ کا بیانیہ سامنے آیا۔ ان میں سے کچھ بیانیے کامیابی کے بعد ختم کر دیے جاتے ہیں اور کچھ چلتے رہتے ہیں جیسے مسلمان مخالف بیانیہ ابھی تک چل رہا ہے۔ اس دوران رینڈ کارپوریشن کی رپورٹ بھی آئی جس میں اسلام کو نظام کے طور پر سمجھنے والے مسلمانوں کو بڑا خطرہ قرار دیا گیا۔ اگرچہ مسلمان مخالف بیانیہ ابھی بھی موجود ہے لیکن دہشت گردی کے خلاف جنگ کا بیانیہ پٹ چکا ہے۔ لہٰذا اب مخالفین کے خلاف ایک نیا بیانیہ سامنے آرہا ہے جس کی بنیاد پر دنیا کو اکٹھا کیا جائے گا اور پھر چین کے خلاف گھیراؤ کیا جائے گا۔ چین کا یہ کہنا کہ امریکی جمہوریت ویپن آف ماس ڈسٹرکشن ہے اس کا سیاسی بیان بھی ہے لیکن امریکہ کی تاریخ کو دیکھیں تو اس نے جہاں جہاں اپنی جمہوریت کو نافذ کرنے کی کوشش کی تو وہاں اس نے ویپن آف ماس ڈسٹرکشن کے طور پر ہی کام کیا ہے۔ اِس حقیقت سے انکار ممکن نہیں۔

سوال: چین کا کسی ملک پر اثر ورسوخ کیا اس ملک کے لیے خطرناک نہیں ہوگا بالخصوص پاکستان کے لیے؟

ایوب بیگ مرزا: یہ ایک فطری بات ہے کہ جس ملک میں کوئی ملک انوسٹمنٹ کرے گا، اس کو قرضہ دے گا تو اس سے وہ جائز و ناجائز باتیں بھی منوائے گا۔ یعنی جب تک مفادات کے مطابق دنیا چل رہی ہے تو پھر ایسے ہی ہوگا۔ اخلاقیات اور روحانیات کے تقاضے تو الگ ہیں کہ اس میں اللہ کی رضا کی خاطر کام ہوں گے۔ لیکن ہمارے آئیڈیل دور خلافت راشدہ کے بعد جب مسلمانوں کے پاس دولت اور دنیوی ترقی زیادہ ہوگئی تو انہوں نے بھی دولت اور طاقت سے دوسروں کو دبانے کی کوشش کی۔ آج کی دنیا تو ویسے بھی اخلاقیات اور روحانیات کی قائل ہی نہیں ہے وہ کیوں ان باتوں کو مانے گی اور ان پر عمل کرے گی۔ لہٰذا اگر پاکستان امریکہ کے چنگل سے نکلتا ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ وہ چین کی گود میں جا بیٹھے۔

سوال: گوادر میں ’’گوادر کو حق دو‘‘ کے عنوان سے ایک احتجاج جاری ہے آپ کے خیال میں گوادر کے عوام کے اصل مسائل کیا ہیں اور ان کا حل کیا ہے؟

رضاء الحق: وہاں تقریباً ایک ماہ سے ایک احتجاجی مہم چل رہی ہے۔ جماعت اسلامی بلوچستان کے جنرل سیکرٹری مولانا ہدایت الرحمن اس کو لیڈ کر رہے ہیں اور دس دسمبر کو ان کی ایک احتجاجی ریلی بھی ہوئی۔ سی پیک کے مغربی علاقے کے چار پراجیکٹس بلوچستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان کے اوپر کام کی پیش رفت بہت کم ہو چکی ہوئی ہے۔ پھر سڑکوں کے منصوبے لوگوں کی بنیادی ضروریات کو پورا نہیں کرتے۔ مظاہرین نے تقریباً 19 مطالبات سامنے رکھے ہیں۔ حکومت کہتی ہے کہ ہم نے بہت ساروں پر کام شروع کر دیا ہے لیکن احتجاج کرنے والے کہتے ہیں کہ ابھی کام شروع نہیں کیا۔ ان مطالبات میں سب سے اہم مطالبہ یہ ہے کہ فشنگ ٹرالرز کا مافیا ان لوگوں کے روزگار پر لات مار رہا ہے لہٰذا وہ کہتے ہیں کہ حکومت اُن کے خلاف کارروائی کرے۔ کیونکہ جب کوئی علاقہ ملک کے معاشی میدان کا مرکز بنتا ہے تو سرمایہ کاروں کے ساتھ ساتھ وہاں بدمعاش بھی آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح حفاظتی اقدامات کی وجہ سے وہاں بارڈر چیک پوسٹس بھی بنیں جس کی وجہ سے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہوا۔ پھر بلوچستان کے کچھ علاقوں کے بارڈر ایران کے ساتھ بھی لگتے ہیں وہاں باڑ کا سلسلہ چل رہا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو روزگار کے کچھ مسائل آرہے ہیں۔ پھر ان کا کہنا ہے کہ یہاں پر پچھلے کچھ عرصہ سے شراب کی دکانیں بننا شروع ہوگئی تھیں ان کو بھی بند کیا جائے۔ یقیناً وہاں کے مسلمان اس کو کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتے۔ یعنی وہاں پر اگر غیر ملکی آرہے ہیں تو ان کے اثرات بھی ساتھ آرہے ہیں۔ پھر وہاں صاف پانی صحت اور تعلیم وغیرہ کے بھی مسائل ہیں۔ وہاں سی پیک کا کام ہو رہا ہے تو ہنر کو بھی ٹرانسفر کیا جانا چاہیے تاکہ بے روزگاری ختم ہو لیکن وہ بھی ٹرانسفر نہیں ہو پا رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قیام پاکستان کے بعد سے بلوچستان کو نظر انداز کیا گیا لیکن کچھ عرصہ سے بلوچستان کو بھی ترقیاتی پراجیکٹس دینا شروع کیے گئے۔ لیکن وہاں پر چونکہ قبائلی معاشرہ ہے اس لیے ان ترقیاتی پراجیکٹس کے فنڈز سردار استعمال کر جاتے ہیں اور عوام الناس کی ان فوائد تک رسائی نہیں ہو پاتی۔ حکومت پاکستان کو اس کا ادراک ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر سوئی گیس جب دریافت ہوئی تو پورے پاکستان میں وہ گیس پہنچ گئی لیکن سوئی میں نہیں تھی۔ اسی طرح جب گوادر میں کام ہو رہا ہے۔ اس کا پورا ملک فائدہ اٹھا رہا ہے تو گوادر کے عوام کو بھی فائدہ پہنچنا چاہیے۔ (باقی صفحہ 19 پر)

قارئین پروگرام ’’زمانہ گواہ ہے‘‘ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

حضرت اُمِ معبد الخزاعیہ رضی اللہ عنہا (48)

فرید اللہ مروت

اللہ کے نبی ﷺ نے غارِ ثور میں تین دن قیام کے بعد پیر کی صبح مدینہ منورہ کی جانب کُوچ کا فیصلہ فرمایا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تیاری کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اُن کے غلام، عامر بن فہیرہؓ اور صحرائی راستوں کے ماہر، عبداللہ بن اریقط، حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر میں پلی دونوں اونٹنیاں لے کر علی الصبح حاضر ہوگئے۔ یوں چار افراد پر مشتمل اِس مختصر سے قافلے نے ایک پُرخطر سفر کا آغاز کر دیا۔ گو کہ عبداللہ بن اریقط مسلمان نہیں ہوا تھا، لیکن آنحضرت ﷺ کو اُن پر اعتماد تھا، اِسی لیے اُجرت کے عوض راستہ بتانے کی خدمت پر مامور تھا۔

اُس نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑی اور مدینہ منورہ کے مخالف سمت، جنوب کی جانب یمن کے راستے پر روانہ ہوگیا۔ پھر اُس نے بحرِ احمر کے ساحل کے قریب سے گزر کر ایک سنسان، اَن جان اور دشوار راستہ اختیار کیا، جس پر عام طور پر سفر نہیں کیا جاتا تھا۔ گرم دنوں میں صحرا کے درمیان سفر کرتے ہوئے دو دِنوں ہی میں زادِ راہ ختم ہوگیا۔ انعام کے لالچ میں سرگرداں لوگوں سے بچتا بچاتا یہ قافلہ وادیٔ قدیر کی بیرونی گزرگاہ کے قریب پہنچا، تو ایک بڑا خیمہ نظر آیا۔

یہ خیمہ ایک پختہ عُمر کی نہایت باوقار، توانا اور بارُعب خاتون، اُمِّ معبد کا تھا، جو اس راستے سے گزرنے والے مسافروں کی خدمت کر کے دلی سکون و راحت حاصل کرتی تھیں۔

نام و نسب:

اُن کا پورا نام و نسب یوں ہے: عاتکہ بنتِ خالد بن خلید بن منقد بن ربیعہ بن احرام۔ تاریخ میں اپنی کنیت، اُمِّ معبدؓ کے نام سے مشہور ہوئیں۔ قبیلہ بنوخزاعہ کی شاخ، بنی کعب سے تعلق رکھتی ہیں۔

نکاح:

اُن کا نکاح اپنے چچا زاد، تمیم بن عبدالعزیٰ سے ہوا تھا۔ (طبقات ابنِ سعد، 8/412)

حضور ﷺ، اُمِّ معبدؓ کے خیمے میں

نبی کریم ﷺ نے خیمے کے قریب رُکنے کا حکم فرمایا، پھر اونٹنی سے اُتر کر خود بنفسِ نفیس خیمے کے اندر تشریف لے گئے اور فرمایا ''اے معزز خاتون! ہم سفر پر ہیں۔ اگر تمہارے پاس کھانے پینے کو کچھ ہو، تو ہمیں قیمتاً دے دو۔'' اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا نے اپنے سامنے ایک نہایت حَسین و جمیل اور نورانی شخصیت کو پایا، جن کے چہرۂ اقدس سے نور کی کرنیں پُھوٹ رہی تھیں۔ قحط کا زمانہ ہونے کی وجہ سے وہ خالی ہاتھ تھیں، لہٰذا اظہارِ تاسّف کرتے ہوئے عرض کیا ''اِس وقت ہمارا علاقہ قحط زدہ ہے۔ واللہ! اگر میرے پاس کچھ بھی ہوتا، تو مَیں لازمی طور پر حاضر کر دیتی۔ مجھے آپ لوگوں کی میزبانی کر کے بڑی خوشی ہوتی، لیکن مَیں مجبور ہوں کہ اِس وقت کچھ بھی پیش نہیں کر سکتی، جب کہ میرے شوہر بھی بکریاں چَرانے گئے ہوئے ہیں۔''

اِسی گفتگو کے دَوران آنحضرت ﷺ کی نظرِ مبارک صحن کے گوشے میں بیٹھی بکری پر پڑی، تو آپؐ نے دریافت فرمایا ''یہ بکری، جو اُس کونے میں بیٹھی ہے، کس کی ہے؟'' اُمِّ معبدؓ نے جواب دیا ''یہ بکری بھی میری ہے، لیکن بے چاری نحیف و نزار ہونے کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ چراگاہ نہیں جاسکتی۔'' آپؐ نے پھر فرمایا ''کیا یہ تھوڑا سا دودھ بھی نہیں دیتی؟'' وہ بولیں ''یہ دودھ دینے سے قاصر ہے۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے کافی عرصے سے دودھ نہیں دیتی۔'' اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر تم اجازت دو، تو مَیں اس کا دودھ دوہ لوں؟'' اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا نے تعجب بھرے لہجے میں کہا ''اے اللہ کے برگزیدہ بندے! ویسے تو آپ کو اجازت ہے، مگر اس کے تَھن تو کافی مدت پہلے ہی سُوکھ چُکے ہیں۔''

حضورِ انور ﷺ بکری کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کی پیٹھ سہلائی، سَر پر ہاتھ پھیرا، اپنے دستِ مبارک سے اُس کے تَھنوں کو چُھوا اور پھر دُعا فرمائی ''یا اللہ! اِس عورت کی بکریوں میں برکت عطا فرما اور اس لاغر و کمزور بکری کے تَھنوں کو دودھ سے بَھر دے۔'' ابھی کچھ ہی لمحات گزرے تھے کہ بکری کے سوکھے تَھن دودھ سے لبریز ہوگئے۔ حضور ﷺ نے ایک بڑا برتن منگوایا اور بسم اللہ پڑھ کر دودھ دوہنا شروع کر دیا۔ وہ برتن دودھ سے بَھر گیا، لیکن تَھنوں میں دودھ کم نہ ہوا۔ آپؐ نے سب سے پہلے اُن خاتون کو دودھ پیش کیا، جنھوں نے خُوب سیر ہو کر پیا، پھر آپؐ نے اپنے رفقاء کو پیش کیا۔ وہ سب بھی شکم سیر ہوگئے۔ آخر میں خود پیا اور فرمایا ''لوگوں کو پلانے والا خود آخر میں پیتا ہے۔'' جب خیمے میں موجود تمام افراد نے خُوب سیر ہو کر دودھ پی لیا، تو آپؐ نے دوبارہ برتن دودھ سے بَھرا اور اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا ''یہ دودھ اپنے شوہر کے لیے رکھ لو، جب وہ واپس آئیں، تو اُنھیں دے دینا۔'' اس کے بعد وہ مقدّس قافلہ اپنی منزل کی جانب روانہ ہوگیا۔ اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا اُن کے جانے کے بعد تک حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھیں۔ اُنہوں نے ایک نظر جھانک کر بکری کی جانب دیکھا، جو مزے سے جگالی کر رہی تھی اور اُس کے تَھن دودھ سے بَھرے ہوئے تھے۔

شوہر کا تجسّس

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ابو معبد رضی اللہ عنہ اپنی دُبلی پتلی ٹانگوں والی، کمزور اور لاغر بکریاں ہانکتے ہوئے آن پہنچے۔ خیمے کے کونے میں دودھ کا بڑا برتن بَھرا دیکھا، تو حیرانی سے پوچھا ''معبد کی ماں! یہ اِتنا سارا دودھ کہاں سے آ گیا؟ بکریاں تو میرے ساتھ صحرا کے دُور دراز علاقے میں تھیں؟ اور گھر میں ایک مریل بکری کے علاوہ دودھ دینے والی کوئی اور بکری بھی نہ تھی۔'' اِس پر اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا نے مسرّت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''آج تو کمال ہی ہوگیا۔ بخدا! ہمارے گھر کے سامنے سے اللہ کے ایک برگزیدہ بندے کا گزر ہوا، جن کے ساتھ اُن کے تین رفقاء بھی تھے۔ وہ زادِ راہ کی تلاش میں خیمے کے اندر آئے اور اُن کی نظر ہماری لاغر بکری پر پڑی۔ بس یہ سب کچھ اُن ہی کا کمال ہے۔'' اُمِّ معبد رضی اللہ عنہا نے واقعے کی پوری تفصیل اپنے شوہر کے گوش گزار کر دی۔ شوہر حیرت زدہ تو پہلے ہی تھے، پورا واقعہ سُننے کے بعد اُن کا تجسّس مزید بڑھ گیا۔ اہلیہ سے کہا ''مجھے ذرا اُن کا حلیہ تو بتانا۔ مجھے شبہ ہے کہ یہ کہیں وہی

صاحب نہ ہوں، جن پر قریش نے 100 اونٹنیوں کا انعام مقرر کیا ہے اور اب پورا ملکہ اُن کی تلاش میں سرگرداں ہے۔"

رُخِ مصطفیٰ ﷺ کی مختصر، مگر جامع تصویر کشی اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے ایسے دِل کش اور سحر کن انداز میں کی۔ آپ ؐ کا حلیۂ مبارک اور اوصاف و کمالات کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا کہ جیسے آپ ؐ سامنے تشریف فرما ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ "مَیں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا، جس کا حُسن و جمال نمایاں تھا۔ چہرہ روشن تھا، اخلاق پاکیزہ تھے، بدن بھاری تھا، نہ نحیف۔ خُوب صُورت اور خوش اندام۔ آنکھوں میں گہری سیاہی، پلکیں لمبی، آواز بلند مگر کرخت نہ تھی۔ آنکھوں کی پتلیاں بہت سیاہ اور ڈھیلے بہت سفید تھے۔ آنکھوں کے کونے سیاہی مائل تھے۔

بھویں ایک دوسرے سے بالکل الگ تھیں اور نہ بالکل ملی ہوئیں، درمیان میں ہلکے ہلکے بال تھے اور کنارے باریک تھے۔ بال نہایت سیاہ تھے، گردن خُوب صُورتی لیے ہوئے لمبی، داڑھی گھنی تھی۔ خاموش ہوتے تو باوقار، گفتگو کریں تو پُرکشش، جیسے زبان سے موتیوں کی لڑی نکلتی چلی آرہی ہو۔ بولتے تو آواز گردوپیش پر چھا جاتی۔ کلام شیریں اور واضح، کم گو نہ باتونی، دُور سے سنو تو آواز سب سے بلند، مگر نہایت خوش آہنگ۔ قریب سے سنو، تو بہت شیریں اور بہت لطیف۔ درمیانہ قد، نہ ایسا دراز کہ بدنما نظر آئے اور نہ اتنا پستہ کہ کوئی نگاہ اس سے بلند تر کی طرف متوجّہ ہو۔ اپنے ساتھیوں میں سب سے تروتازہ، خوش نظر تھے۔

سب سے بہتر قدر و منزلت رکھتے تھے۔ رفقاء اُن کے گرد گھیرا بنائے رکھتے تھے، اُن کی بات کو بڑی توجّہ سے سُنتے اور کوئی حکم دیں، تو لپک کر بجالاتے تھے۔ ترش رُو تھے اور نہ ہی درشت کلام" (سیرت سرورِ عالمؐ، جلد 2 صفحہ 733)۔ یہ سُن کر ابو معبد رضی اللہ عنہ نے کہا "خدا کی قسم! یہ تو وہی ہیں، جن کے بارے میں لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ اگر مَیں اُن سے ملتا، تو اُن کی رفاقت اختیار کرنے کی درخواست کرتا۔ اگر کوئی موقع ملا، تو مَیں ضرور اس کی کوشش کروں گا۔"

میاں، بیوی کا قبولِ اسلام

مؤرخین لکھتے ہیں کہ اس واقعے کے کچھ عرصے بعد یہ دونوں میاں، بیوی، حضور ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ منوّرہ گئے اور آنحضرت ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ حضرت اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کی یہ بکری 18 ہجری تک زندہ رہی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب سخت قحط پڑا، جس میں تمام جانوروں کے تھنوں کا دودھ خشک ہوگیا تھا، اُس وقت بھی یہ بابرکت بکری صبح و شام برابر دودھ دیتی رہی۔ (طبقات ابنِ سعد 8/413)

مناقب

حضرت اُمّ معبدؓ وہ خوش قسمت خاتون ہیں، جو اپنی مہمان نوازی کی صفت کی بناء پر دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے سرفراز ہوئیں اور اعلیٰ مرتبہ پایا۔ یہ وہ خوش بخت صحابیہؓ ہیں کہ جنہوں نے سیرتِ طیّبہ کی مختصر ترین، لیکن جامع لفظی تصویر پیش کر کے سیرت نگاری کی تاریخ میں اپنا نام سنہری الفاظ سے رقم کروالیا۔

❁❁❁

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(9 تا 13 دسمبر 2021ء)

جمعرات (9 دسمبر) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (10 دسمبر) کو مسجد شادمان کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (11 دسمبر) کو طے شدہ پروگرام کے مطابق لاہور واپسی ہوئی۔ بعد نماز مغرب گرین فورٹ کی مسجد میں بانیٔ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے صاحبزادوں محترم عاطف وحید کے بیٹے اور آصف حمید کی بیٹی کا نکاح پڑھایا۔

اتوار (12 دسمبر) کو صبح 9 تا 1 بجے حلقہ لاہور شرقی کے سالانہ دورہ کے موقع پر حلقہ کے تمام رفقاء و ذمہ داران سے مسجد نور گڑھی شاہو میں ملاقات کی۔ ملاقات میں امیر حلقہ نے مقامی امراء اور حلقہ جاتی معاونین کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد امیر محترم نے رفقاء سے مختصر خطاب فرمایا اور رفقاء کے سوالات کے جوابات دیے۔ بعدازاں تمام مبتدی و ملتزم رفقاء کے لیے علیحدہ علیحدہ بیعت مسنونہ کا اہتمام کیا گیا۔ چائے کے وقفے کے بعد حلقے کے تمام ذمہ داران سے ملاقات ہوئی، مختصر گفتگو کے بعد سوال و جواب کا بھی اہتمام کیا گیا۔ بعد نمازِ ظہر گرینڈ ایمپائر مارکی لاہور صدر میں "ہمارے موجودہ حالات اور راہِ نجات" کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا جو نمازِ عصر پر اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء کی کل تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ نمازِ مغرب کے بعد سوئی گیس سوسائٹی کے کمیونٹی سنٹر (DHA) میں "ہمارا گھر اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر شرکاء سے سیر حاصل خطاب فرمایا۔ نمازِ عشاء و عشائیہ کے بعد دارالاسلام مرکز روانہ ہوئے۔

پیر (13 دسمبر) صبح 6:30 بجے مہتمم جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور صدر مولانا اسد اللہ فاروق اور جامعہ کے اساتذہ سے ان کے دفتر میں ملاقات فرمائی۔ ملاقات میں امیر محترم کے ساتھ نائب ناظم اعلیٰ، امیر حلقہ اور ناظمِ دعوت حلقہ لاہور شرقی بھی موجود تھے۔ ملاقات میں بہت سے اہم معاملات پر بہت مفید تبادلہ خیال ہوا۔ مولانا اسد صاحب نے بانیٔ محترم کے ساتھ اپنے پرانے تعلق کے بارے میں آگاہ کیا اور امیر محترم سے بھی نہایت ہی محبت وشفقت کا اظہار فرمایا۔ 8 تا 12 بجے مرکز گڑھی شاہو میں مبتدی و ملتزم تربیتی کورس میں "جہاد فی سبیل اللہ" اور "فریضہ دعوت" کے موضوعات پر گفتگو کی۔ اس کے بعد انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور (یو ای ٹی) کے شعبہ علوم اسلامیہ کے پی ایچ ڈی کے طلبہ اور اساتذہ سے "یونیورسٹیز کی سطح پر مطالعہ قرآن حکیم کورس اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا اور شرکاء کے سوالات کے جوابات دیے۔ نماز عصر کے بعد جامعہ عثمانیہ آسٹریلیا مسجد ریلوے اسٹیشن کے مہتمم مولانا محمد سلیم صاحب، اساتذہ و منتظمین سے تنظیمی ذمہ داران کے ہمراہ ان کے دفتر میں ملاقات ہوئی۔ مولانا سلیم صاحب نے امیر محترم کی آمد پر ان کا خصوصی شکریہ ادا کیا اور ان سے اپنی محبت والفت کا بھرپور اظہار کیا۔ اس کے بعد امیر محترم تنظیمی ذمہ داران سمیت مولانا عبدالرؤف ملک صاحب سے ملاقات کے لیے گڑھی شاہو میں ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ مولانا صاحب نے بھی بانیٔ محترمؒ کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق اور راہ و رسم کے بارے میں امیر محترم کو آگاہ کیا اور ان کی آمد پر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ نمازِ مغرب کے کچھ ہی دیر بعد امیر محترم تنظیمی ذمہ داران سمیت شاہدرہ کے لیے روانہ ہوئے۔ نمازِ عشاء جامع مسجد نور الہدیٰ فیروز والہ میں ادا کی گئی۔ نعیم اختر عدنان نے مختلف مکاتب فکر کے علماء (زیادہ تر بریلوی علماء) کو مدعو کیا ہوا تھا، سے ملاقات کی۔ نماز کے بعد اسی مسجد میں "سیرت مصطفیٰ ﷺ کے عملی تقاضے" کے موضوع پر ایک جلسہ عام سے نہایت پُرتاثیر خطاب فرمایا۔ عشائیہ کے بعد رات 11:00 بجے دارالاسلام مرکز پہنچے۔

خصوصی رپورٹ

ترکِ قرآن کی وجہ سے پوری امتِ مسلمہ زبوں حالی کا شکار ہے۔

دین کے نفاذ کی کوشش ہم پر فرض بھی ہے اور قرض بھی۔

اساتذہ کرام طلبہ کو اللہ کی نعمت اور سرمایہ تصور کریں اور انھیں دین کا داعی بنانے کی کوشش کریں۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (UET) لاہور میں امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کا خطاب

رپورٹ: وسیم احمد

امیر تنظیم اسلامی جناب **شجاع الدین شیخ** صاحب نے اپنے حالیہ دورۂ لاہور میں یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (UET) لاہور کے شعبہ علوم اسلامیہ سے پی ایچ ڈی کرنے والے طلبہ اور اساتذہ کرام سے ''قرآنِ حکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اُنھوں نے سورۃ الطارق کی آیت نمبر 13 اور 14 کی تلاوت سے اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور کہا کہ قرآنِ حکیم کوئی ایسی کتاب نہیں جسے نظرانداز یا فراموش کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ کن کتاب ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اس کو ترک کرنے کے سبب کچھ کو ذلیل و خوار کردے گا۔ علامہ اقبالؒ نے اس حدیث کے مفہوم کو ایک شعر میں بڑے بہترین انداز میں سمویا ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

آج امت کی زبوں حالی کی سب سے بڑی وجہ قرآن پاک کو ترک کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن روزِ قیامت آپ کے حق میں حجت بنے گا یا آپ کے خلاف۔ انھوں نے کہا کہ ہم جس خالق کو مانتے ہیں اس کی مانیں گے تو اللہ دنیا میں بھی ہمیں کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے گا اور ہماری آخرت بھی سنوار دے گا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر لیا تھا۔ پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ۔ تحریک پاکستان کے دِنوں میں قائداعظم سے پوچھا گیا کہ پاکستان کا آئین کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، قرآن حکیم۔ ایک سو سے زائد خطابات میں قائداعظم نے پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا اعلان کیا تھا۔ اگر ہم اپنی 74 سالہ تاریخ کا جائزہ لیں تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہماری زبوں حالی کی اصل وجہ قرآنِ حکیم کو فراموش کر دینا ہے۔ ہمیں اس کی طرف لوٹنا چاہیے، اسی کی دعوت دینا چاہیے اور امت کا درد رکھنے والے حضرات کو متوجہ کرنا چاہیے۔ اُنھوں نے سکولوں کے طلبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ بچے سکولوں میں زیرِ تعلیم ہیں اور ڈیڑھ کروڑ بچے مختلف وجوہات کی بنیاد پر سکولوں سے باہر ہیں۔ قرآن پاک کے بارے میں عمومی نقطۂ نظر یہ تھا کہ یہ اضافی مضمون ہے۔ بدقسمتی سے اسلامیات اور قرآن پاک کو ہمارے تعلیمی اداروں میں بہت کم اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ موجودہ حکومت نے قرآنِ پاک کو ترجمے کے ساتھ پڑھانے کی سکیم متعارف کروائی ہے اور یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام طلبہ کی تعلیم کے لیے قرآنِ حکیم کے ایک ترجمے پر متفق ہو چکے ہیں۔ محترم شجاع الدین شیخ نے اساتذہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ طالب علموں کو اللہ کی نعمت اور سرمایہ تصور کریں۔ ان پر اضافی وقت بھی لگائیں۔ آپ کی تمام تر ترجیحات کا مرکز قوم کے بچوں کا مستقبل اور ان کے ایمان کی آبیاری ہونا چاہیے۔ اپنی محنت، اچھے رویے، بہترین اخلاق اور کردار سے طلبہ کے دل جیت لیں۔ آپ کی ان کاوشوں کا ثمر یہ ہوگا کہ ہماری نئی نسل قرآن سے جڑ جائے گی اور ان میں یہ احساس پیدا ہو گا کہ قرآن میرے لیے ہے۔ انھوں نے کہا کہ استاد کی حیثیت ایک داعی کی ہے اور بقول بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ داعی کی حیثیت ایک بھکاری کی سی ہوتی ہے جو لوگوں سے سوال کرتا ہے کہ میری بات سن لو۔ ہمیں اللہ کے دین کے داعی بن کر تھوڑا پلان کر کے نئی نسل کو قرآن سے جوڑنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ ایک استاد اتنی زبردست پوزیشن پر ہے کہ امت اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اس کے پاس بھیجتی چلی جاتی ہے۔ ایک حدیث نبوی ﷺ کے مفہوم کے مطابق ایک ایک طالب علم جو ہدایت کے راستہ پر آ جائے وہ استاد کے لیے سو سرخ اونٹوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ ڈاکٹر موریس بوقائل اور علامہ محمد اسد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان جیسے کئی افراد اللہ کے کلام کو بالاستیعاب پڑھ کر اسلام کی دولت سے مالامال ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے حالات زندگی پڑھنے والے عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پیدائشی مسلمان ہیں اور ہمارا معاملہ مال مفت دل بے رحم والا ہے۔ اگر آج بھی ہم افراد کو بدلنا چاہیں تو ہمیں معاشرہ میں رجوع الی القرآن کی تحریک برپا کرنا ہوگی۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن صرف تلاوت کے لیے نہیں آیا۔ قرآن اقامت کے لیے آیا ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک کی پارلیمنٹ میں دجالی تہذیب اور اس کے اثرات کے سبب ایک ہی دن 33 بل پاس کر دیے جاتے ہیں جن میں سے کچھ شریعت کے واضح احکامات سے متصادم بھی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ قرآن اور صاحبِ قرآن کی 23 سالہ جدوجہد کو اپنے مدنظر رکھیں تو یہ بات ہمارے سامنے آئے گی کہ دین کی اقامت والا پہلو ہم پر فرض بھی ہے اور قرض بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن پاک سے محبت عطا فرمائے اور ہمیں یہ یقین عطا فرمائے کہ اس کائنات میں قرآن پاک سے بڑی کوئی نعمت نہیں ہے۔ ہمارے گھروں کو قرآنِ پاک کے نور سے بھر دے۔ ہمیں ایسے طلبہ کو چلتے پھرتے قرآن بنانے کی توفیق عطا فرمائے جنھیں دیکھ کر لوگ قرآن کی طرف رجوع کریں اور اجتماعی سطح پر قرآن پاک کے نفاذ کے لیے جو محنت درکار ہے اس کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ پروگرام کے آخر میں سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ محترم شجاع الدین شیخ نے شرکاء کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیے۔ ❁❁❁

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ ’ندائے خلافت‘ 2021ء

محمد رفیق چودھری

سال 2021ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 48 شمارے شائع ہوئے۔ اس سال عیدین اور اجتماع کی وجہ سے کل 4 شماروں کا ناغہ ہوا۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جارہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

01	خلافت: آزادی اور پابندی کا حسین امتزاج	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
02	اجتماع نمبر	
03	دین کی دعوت کا فہم	مولانا انعام الحسن
04	دین کا پیغامِ حق	مولانا عبداللہ
05	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
06	ہمارا دستور اور ضابطۂ حیات	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
07	خصوصی منصب، خصوصی تقاضے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
08	خلافت کے اصل حق دار	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
09	سودی نظام کے خلاف مہم	ادارہ
10	دورِ جدید کا سودی نظام	سید قطب شہیدؒ
11	سودی نظام کا نتیجہ	سید قطب شہیدؒ
12	ایمان کا سب سے بڑا منبع	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
13	اللہ تعالیٰ سے غداری	صلاح الدین
14	روزہ اور تقویٰ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
15۔	رمضان میں بندے اور رب کا تعلق	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
16۔	روزہ اور اکلِ حلال	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
17۔	عید کا پیغام	پروفیسر زاہد حارث
18۔	رمضان کے بعد	ابویحییٰ
19۔	مخالفت وایذا پر صبر واستقامت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
20۔	حل کیا ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
21۔	ہم متقی کیسے بنیں؟	ڈاکٹر محمد نجیب قاسمیؒ
22۔	مومن صرف اللہ پر توکل کرتے ہیں	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
23۔	اقامت دین کی جدوجہد اور محبتِ الٰہی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
24۔	اسلام یا جاہلیت۔۔۔ایک فیصلہ کن دوراہا	سید قطب شہیدؒ
25۔	اللہ کی طرف رجوع	ڈاکٹر نذیر شہیدؒ
26۔	انقلابی کارکنوں کا اہم وصف	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
27۔	مسلمان حکومتوں کا شریعت سے انحراف	عبدالقادر عودہ شہیدؒ
28۔	افغان قوم کی آزادی سے جینے کا حق دیا جائے	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
29۔	حسن وزیبائی کی بخشش ونعمت	مولانا ابوالکلام آزادؒ
30۔	آخر میرا قصور کیا ہے؟	مولانا عبدالقدوس ہاشمی
31۔	اسلام، جہاد اور قربانی	مولانا ابوالکلام آزادؒ
32۔	نفاذِ دین اسلام مہم	ایوب بیگ مرزا
33۔	طاغوت کی تبدیلی نہیں، نفی کیجیے	سید قطب شہیدؒ
34۔	باطل نظام ہائے زندگی اور اخلاقی بگاڑ	سید قطب شہیدؒ
35۔	ظلم کا خاتمہ اور عدل کا قیام	سید عمر تلمسانیؒ
36۔	ہجرت اور جہاد کی ابتدا اور انتہاء	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
37۔	مشعلِ راہ حکمران	سید عمر تلمسانیؒ
38۔	اسوۂ حسنہ کی سربلندی	مولانا اخلاق حسین قاسمی
39۔	اُسوۂ رسول کامیابی کا ذریعہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
40۔	مکمل اور دائمی شریعت	عبدالقادر عودہ شہیدؒ
41۔	اسلامی معاشرہ اور جاہلی معاشرہ	سید قطب شہیدؒ
42۔	انقلابی گروہ کا مزاج	سید اسعد گیلانی
43۔	اقامت دین، جدوجہد ناگزیر ہے	سید قطب شہیدؒ
44۔	تین فتنے	محمد نواز
45۔	حضور اکرم ﷺ کی دعوت توحید اور اتحاد انسانیت	سید اسعد گیلانی
46۔	سنت اللہ کے نتائج	سید قطب شہیدؒ
47۔	انسانی اضطراب کا علاج	حیدر زمان صدیقی
48۔	نکتہ توحید کی تفسیر	ڈاکٹر اسرار احمدؒ

الھدیٰ اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سال ’’الھدیٰ‘‘ کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ النور کی آیت 21 سے سورۃ الفرقان کی آیت 49 تک ترجمہ وتشریح شائع ہوئی۔ ’’فرمان نبویؐ‘‘ کے تحت مختلف موضوعات وعنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر واشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کئے۔]

1 آخر کب تک — ایوب بیگ مرزا
2 پاکستان کی سیاسی تحریکیں اوران کا انجام — ایوب بیگ مرزا
3 وہ حکمت ناز تھا جس پر خردمندان مغرب کو — //
4 چاہ کن راہ چاہ درپیش — //
5۔ 5 فروری۔۔۔۔۔یوم کشمیر — //
6۔ بای ذنب قتلت — //
7۔ جنگی جنون — //
8۔ خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر اُستوار — //
9۔ سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگ مفاجات — //
10۔ ہمارے ملک کی سیاست کا حال مت پوچھو — //
11۔ 23 مارچ: حقیقت کیا ہے؟ — //
12۔ پاک بھارت مذاکرات: مشتری ہوشیار باش — //
13۔ پاک بھارت تعلقات: تحفظات اور خدشات — //
14۔ رحمت اللہ بٹر صاحب قضائے الٰہی سے وفات پا گئے — خورشید انجم
15 سازشی بیانیہ: افواہ سازی اور ادراک حقیقت — ایوب بیگ مرزا
16۔ رمضان، قرآن اور پاکستان — //
17۔ فریضہ نہی عن المنکر — //
18۔ جہالت جدیدہ بمقابلہ جہالت قدیمہ — //
19۔ مغضوبین اور ضالین کا ناپاک گٹھ جوڑ — //
20۔ گوندکا تالاب — //
21۔ ہاں باقی وہ رہ جائے گا — //
22۔ اک عرض تمنا ہے سو ہم کرتے رہیں گے — //
23۔ سانحہ کینیڈا مغرب کی جھنجلاہٹ — //
24۔ وہ طوفان اُٹھنے والا ہے کہ کنارے ڈوب جائیں گے — //
25۔ مسئلہ کشمیر آئے گریبان میں جھانکیں — //
26۔ Absolutely Not — //
27۔ توکل — //
28۔ افغانستان اور پاکستان — //
29۔ تاریخ تحریک آزادی کشمیر اور 5 اگست — //
30۔ ہندو، ہندوستان اور ہم — //
31۔ جاء الحق وزھق الباطل — //
32۔ نفاذِ دین اسلام مہم: امیر تنظیم کا خصوصی پیغام — شجاع الدین شیخ
33۔ افغان طالبان کو درپیش نیا چیلنج — رفیق چودھری
34۔ نظریاتی سراب — ایوب بیگ مرزا
35۔ ایک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی (مختار حسین فاروقی) — ادارہ
36 آپ ہی اپنی اداؤں پہ غور کیجئے — ایوب بیگ مرزا
37۔ اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے — //
38۔ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے — //
39۔ محسن انسانیت: رحمۃ للعالمین ﷺ — ایوب بیگ مرزا
40۔ پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (مہنگائی) — //
41۔ پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (۲) سیاسی عدم استحکام — //
42۔ پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (۳) سیاسی عدم استحکام — ایوب بیگ مرزا
43۔ پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (۴) سیاسی عدم استحکام — //
44۔ پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (5) مذہبی جماعتوں کا کردار — //
45۔ پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (6) مذہبی جماعتوں کا کردار — //
46۔ سیاسی تاریخ کے تین عوامی ہیروز کی داستان (7) — //
47۔ سیاسی تاریخ کے تین عوامی ہیروز کی داستان (8) — //
48۔

منبر ومحراب

''منبر ومحراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ 2021ء میں اس سلسلہ میں تمام خطبات امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے شائع ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ حوا کی بیٹی ہے آج پھر زندہ در گور کیوں؟ — 3۔ دعوت دین کا اصل مقصد
4 غلبۂ دین کی جدوجہد اور ہم — 5۔ معرکۂ حق و باطل میں اہل ایمان کے لیے اُمید
6 غلبۂ دین کی جدوجہد میں صبر کی اہمیت — 7۔ وحی جلی و وحی خفی
8۔ واقعہ معراج میں ہمارے لیے راہنمائی — 9۔ سود کی حرمت: خباثتیں اور اشکالات
10۔ میری مرضی نہیں اللہ کی مرضی — 11۔ آخرت پر یقین کے اثرات
12۔ حقیقی علم اور ہدایت — 13۔ اچھے انجام کی دو بنیادی شرائط
14۔ توبہ کی ضرورت، اہمیت اور شرائط — 15۔ خودستائی سے بچیں
16۔ رمضان، روزہ اور قرآن — 17۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا
19۔ مسئلہ ناموس رسالت کی حساسیت — 20۔ موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں
21۔ زندگی ایک امتحان ہے۔ — 22۔ سابقہ اقوام کی تباہی اور موجودہ جاہلی تہذیب
23۔ قیامت بہت قریب ہے — 24۔ ہم اور ہماری دینی ذمہ داریاں
25۔ حق اور باطل کی کشاکش — 26۔ ہر اُمتی کا بنیادی مسئلہ
27۔ ہدایت کی طلب اور تڑپ — 28۔ بہت ہی سخت دن آنے والا ہے
29۔ کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ — 30۔ قرآن صراط مستقیم ہے
31۔ پیغمبروں سے نسبت — 33 بے حسی کا انجام
34۔ اخلاقی و معاشرتی بگاڑ کا انجام — 35۔ دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش
36۔ دنیا دارالامتحان ہے — 37۔ کائنات میں چار بہترین چیزیں
38۔ نظام عدل وقسط ناگزیر — 39۔ شکر گزاری کے فوائد
40۔ جن وانس اللہ کی مخلوق — 41۔ 12 ربیع الاوّل اور سچے اُمتی (1)
42۔ 12 ربیع الاوّل اور سچے اُمتی (2) — 43۔ کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے
44۔ روزِ قیامت: حقیقی بدلہ کا دن — 45۔ اللہ کی پکڑ سے فرار ممکن نہیں
46۔ روز حساب کا خوف — 47۔ عارضی مشقت دائمی راحت
48۔ اہل جنت کا اکرام

زمانہ گواہ ہے

یہ تنظیم اسلامی کا ایک ہفتہ وار پروگرام ہے۔ جس میں معروف دانشور اور تجزیہ نگار حالات حاضرہ کے موضوع پر اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔

1۔ پاکستان کے خلاف بھارتی ہائبرڈ دہشت گردی — ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
3 امریکہ میں داخلی خلفشار اور سعودیہ قطر تعلقات۔ رضاء الحق، محمد انیس الرحمان، ارشد محسن
4 امریکہ میں اقتدار کی منتقلی اور مستقبل کے عزائم۔ اوریا مقبول جان، آصف حمید

6 براڈشیٹ اور ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ: عطاء الرحمان عارف، آصف حمید، حسن صدیق

7 کسان سکھ تحریک اور ہندوتوا کا مستقبل: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

9 سقوط خلافت عثمانیہ ایوب بیگ مرزا، مختار حسین فاروقی، رضاء الحق

10۔ تنظیم اسلامی کی سود کے خلاف مہم حافظ عاطف وحید

11۔ سینیٹ الیکشن میں کرپشن کی یلغار ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

12۔ جو بائیڈن کی نئی افغان پالیسی ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

13۔ دورِ فتن، دجالیت اور آخر الزماں اصطلاحات: ڈاکٹر حماد لکھوی، ڈاکٹر عارف صدیقی

14۔ پاک بھارت تعلقات، توقعات اور خدشات: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

15۔ کرونا کی تیسری لہر اور سازشی تھیوریز: ڈاکٹر محمد حسیب اسلم، رضاء الحق

16۔ جنسی جرائم کی وجہ بے حیائی و فحاشی: ایوب بیگ مرزا، محمد حسیب اسلم

17۔ ردِ قادیانیت کے عقلی دلائل: پروفیسر حماد لکھوی، محمد عارف صدیقی، محمد متین خالد

18۔ ردِ قادیانیت کے عقلی دلائل: ایوب بیگ مرزا، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، اوریا مقبول جان، علامہ زاہد الراشدی

19۔ اسرائیلی جارحیت کے پس پردہ مقاصد: شجاع الدین شیخ، رضاء الحق، حسن صدیق

21۔ افغانستان میں امریکہ کی گریٹ گیم: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

22۔ میڈیا ڈویلپمنٹ اتھارٹی آرڈیننس: ایوب بیگ مرزا، آصف حمید

23۔ افغانستان کا مستقبل کیا ہوگا: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

24۔ اسلاموفوبک دہشت گردی: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

25۔ افغانستان، عمران خان اور طیب اردگان: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

26۔ مقبوضہ کشمیر، انڈین اے پی سی اور ڈرون حملہ: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، احمد سہیل صدیقی

27۔ گھریلو تشدد ایکٹ 2021ء اور اس کے نتائج: شجاع الدین شیخ، ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

28۔ افغان طالبان کی پیش قدمی اور امریکہ کی پسپائی: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

29۔ داسو ڈیم حملہ، افغان سفیر کی بیٹی، موبائل ڈیٹا چوری: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

30۔ پاکستان اور خطے کے بدلتے حالات: رضاء الحق، حسن صدیق،

31۔ قیام پاکستان کا مقصد اور آج کا پاکستان: ایوب بیگ مرزا، خالد محمود

33۔ طالبان حکومت کے دانشمندانہ اقدامات: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

34۔ نفاذ اسلام پاکستان میں؟ شجاع الدین شیخ

35۔ نئی افغان حکومت: توقعات اور خدشات: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

37۔ یکساں نصاب تعلیم: رحمت یا زحمت؟ شجاع الدین شیخ، میاں محمد اکرم، یاسین خان، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن،

38۔ مجوزہ تبدیلی مذہب بل کی آڑ میں اسلام مخالف ایجنڈا: رضاء الحق، عبدالوارث، رانا حسن

39۔ پاکستان امریکہ کا اگلا ہدف: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

40۔ بھارتی مسلمانوں پر مظالم اور عالم اسلام: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، ڈاکٹر ارشد محسن

41۔ مہنگائی کیوں اور کب تک؟ شاہد حسن صدیقی، عطاء الرحمان عارف، حسن صدیق، شاہد الحسن

42۔ مقبوضہ کشمیر میں بدلتی ہوئی صورتحال: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

43۔ مشرق وسطیٰ میں نئی جنگوں کی تیاریاں: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

44۔ ملکی اور عالمی حالات کا تجزیہ: ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، ممتاز ثاقب

46۔ خطے کی بدلتی ہوئی صورتحال میں پاکستان کے لیے چیلنجز: رضاء الحق، ایوب بیگ مرزا

47۔ مہنگائی کے طوفان کا ذمہ دار کون؟ شجاع الدین شیخ، رضاء الحق، حسن صدیق

48۔ امریکی سمت برائے جمہوریت اور...... ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق

ڈاکٹر اسرار احمد کے مضامین کا سلسلہ

2021ء میں ندائے خلافت میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے مضامین کا سلسلہ شروع کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

7۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام
8۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام (ii)
9۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام (iii)
10۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام (iv)
11۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام (v)
12۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام (vi)
13۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام (vii)
15۔ روزے کا حاصل اور دعا کی اہمیت
16۔ اسلام کا معاشی اور اقتصادی نظام (viii)
20۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام
21۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام (ii)
22۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام (iii)
23۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام (iv)
24۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام (v)
26۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام (vi)
28۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام (vii)
29۔ اسلام کا سماجی اور معاشی نظام (viii)
31۔ اسلامی ریاست کے نمایاں خدوخال

سیرت صحابیاتؓ

ہفت روزہ ندائے خلافت کے ادارتی معاون فرید اللہ مروت کے قلم سے 2020ء سے جلیل القدر صحابیات کی تابناک سیرت کے روشن گوشوں سے آگاہ کرنے کے لیے ''سیرت صحابیاتؓ'' کے عنوان سے سلسلہ 2021ء میں بھی جاری رہا۔ 2021ء کے دوران 35 صحابیاتؓ کی سیرتوں کا تذکرہ ہوا۔ اور مجموعی طور پر سیرت صحابیاتؓ کی 48 قسطیں شائع ہوئیں۔

1۔ ام المومنین ریحانہ بنت زیدؓ
3۔ حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ
4۔ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ
5۔ حضرت سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ
6۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ
7۔ حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب
8۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ
10 حضرت اروئیؓ بنت عبدالمطلب
11۔ حضرت سمیہؓ بنت خباط
12۔ حضرت خنساء بنت عمرو بن الشریدؓ
13۔ حضرت اُم ایمنؓ
20۔ حضرت اُم سلیمؓ
21۔ حضرت اسما بنت عمیسؓ
22۔ حضرت اُم ابانؓ
23۔ حضرت اُم الفضل بنت حارثؓ
25۔ حضرت اُم عمارہؓ
26۔ حضرت اُم عطیہؓ بنت حارث
27۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ
29۔ حضرت شیما بنت حارثؓ
30۔ حضرت فاطمہ بنت خطابؓ
31۔ حضرت اُم ہانیؓ
33۔ حضرت اُمامہ بنت ابوالعاصؓ
34۔ حضرت زینب بنت علیؓ
35۔ حضرت اُم رومانؓ
36۔ حضرت فاطمہ بنت اسدؓ
37۔ حضرت خولہؓ بنت قیس
38۔ حضرت اُم حکیمؓ بنت حارث
39۔ حضرت اُم حرامؓ بنت ملحان
41۔ حضرت شفاءؓ بنت عبداللہ
42۔ حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ
43۔ حضرت ثوبیہؓ
44۔ حضرت لیلیٰؓ بنت ابی حثمہ
45۔ حضرت زینبؓ بنت ابی معاویہؓ
46۔ حضرت اسماء بنت یزیدؓ
48۔ حضرت اُم معبد الخزاعیہؓ

حالات حاضرہ

1 اسرائیلی ریاست مغرب کا ناجائز بچہ محمد فہیم

10 طبلِ جنگ — اوریا مقبول جان
33۔ ہم طالبان کے ساتھ ہیں — وسعت اللہ خان
37۔ کیا اسلامی ریاست کے قیام کا وقت آ گیا؟ — روزنامہ جنگ
44۔ افغانستان میں عالم اسلام کا امتحان — رفیق چودھری

دین ودانش

1 تنہائی میں اللہ کی یاد — محمد آصف احسان
4۔ علامہ ابن بازؒ کا دانشمندانہ فیصلہ — احمد علی محمودی
6۔ بے رونق دکان کا خریدار — محمد آصف احسان
11۔ اللہ والوں کی صحبت — احمد علی محمودی
13۔ رمضان المبارک کیسے گزاریں؟ — خورشید انجم
14۔ استقبالِ رمضان: صبر، تقویٰ اور تربیت نفس — حافظ عاکف سعید
رمضان کے حوالے سے خصوصی ہدایات — فرید اللہ مروت
15۔ نیکیوں کا موسم بہار — ڈاکٹر سعید احمد
16۔ رمضان اور روزہ کی اہمیت — ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی
17۔ عید الفطر: اہمیت اور آداب — فرید اللہ مروت
اعتکاف اور لیلۃ القدر — ڈاکٹر سعید احمد
18۔ رمضان کا حاصل — حافظ عاکف سعید
رمضان کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟ — فرید اللہ مروت
19 آخری معرکہ — محمد آصف احسان
23۔ اُخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی — مولانا محمد ہارون
والدین کا مقام ومرتبہ اور اولاد کی ذمہ داریاں — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
25۔ ذوالحجہ کا پہلا عشرہ اور قربانی کے احکام ومسائل — مولانا محمد نجیب قاسمی
آدھی رات کے ساربان — محمد آصف احسان
29۔ رسمی نمازیں — عارفہ خان، کوئٹہ
عقیقہ نبی اکرم ﷺ کی سنت — ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی
32۔ مقاصد خلافت — مولانا محمد زاہد اقبال
اسلامی امارت کی اہمیت — قاری محمود غزنوی
عہد فاروقی میں اسلامی ریاست کی برکات — علامہ شبلی نعمانیؒ
عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت — ابوعبداللہ
35۔ جمعہ کے دن کی عظمت — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ
حاصل زندگی — پروفیسر عبداللہ شاہین
37۔ نظام خلافت کی اہمیت — مولانا محمد اسلم شیخوپوری
اخلاص کا صلہ اور شہرت پسندی کی بیماری — خلیل الرحمٰن چشتی
38۔ سیرتِ پاک اور ہم — ابوالکلام آزاد
ایمان بالرسالت کے تقاضے — مولانا محمد اسلم شیخوپوری
39۔ تاریخ ساز مدبر — مولانا امین احسن اصلاحی
40۔ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیح کر دیا — تنظیم عالم قاسمی
ماہ ربیع الاول اور عید میلاد النبی ﷺ — مولانا حبیب الرحمٰن
43۔ اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا — امام ابن تیمیہؒ
عبرت ونصیحت کے چار قصے — ابوعبداللہ
46۔ حق وصداقت کا معیار — مولانا سعید احمد
سردارانِ مشرکین کے کام اور انجام — رشید عمر

تنظیم وتحریک

19۔ حالیہ اسرائیلی دہشت گردی پر امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی بیان
30۔ فریضۂ اقامت دین کی اہمیت اور عہدہ برآ ہونے کی..... مولانا الطاف الرحمٰن

فکروطن

31۔ جشن آزادی اور مصور پاکستان — رفیق چودھری
32۔ اسلامی ریاست اور نفاذ شریعت — انجینئر نوید احمدؒ
حدود اور سزاؤں کا اسلامی تصور — ڈاکٹر عبدالباری
اسلامی سزائیں اور عادلانہ نظام — حافظ عاکف سعید
33۔ پاکستان، جنگ ستمبر اور مسلم دنیا — سید مودودیؒ
40۔ محسن کش — ارشاد بھٹی

کارِتریاقی

کارِتریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

1 بہانے نہ تراش — 3۔ کجا ماند مسلمانی
4 احساس زیاں جاتا رہا — 5۔ تجھے کس طرح سراہیں؟
7 غلاموں کی بصیرت — 8۔ ہماری ریاست مدینہ
9۔ عورت کی تعلیم: حدود وقیود — 10۔ دست ہر نااہل
11۔ زخم کو پھول بتایا جائے — 12۔ آؤ سچ بولیں
13۔ یقین پیدا کر اے غافل — 14۔ خوش خبریوں کا مہینہ
15۔ کرونا وائرس کیا ہے؟ — 16۔ سعادت کا سفر
17۔ اللہ کرے تجھ کو عطا جرأتِ کردار — 18۔ بے آواز جنگ کا نقارہ
19۔ لہولہو فلسطین کل اور آج — 20۔ ایمان واستقامت کا راز
21۔ امریکہ: اسرائیل کا مویدو پشت پناہ — 22۔ امریکہ، اسرائیل: ایک سکہ دو رخ
23۔ افغان باقی کہسار باقی — 24۔ سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
26۔ اپنے عمل کا حساب — 27۔ ترے کوچے سے ہم نکلے
28۔ حکمراں ہے اک وہی — 30۔ تہذیبی جنگ فیصلہ کن دورا ہے پر
31۔ تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو — 32۔ تلاوت دین یا اقامت دین
33۔ ڈرائس کی دیر گیری سے — 34۔ صحابۂ کرامؓ اور خوف خدا
35۔ 11 ستمبر 2021ء — 36۔ آفتر شاک
38۔ ہوئے تم دوست جس کے — 39۔ زندگی کوفیوں میں گزری ہے
40۔ جب تک ترا دل نہ دے گواہی — 41۔ رخت سفر
42۔ کدھر سے کون ہے حملہ کش — 43۔ اب خدا و مصطفی ﷺ کی راہ پر کوئی نہیں
44۔ تو خاک میں مل اور آگ میں جل — 45۔ سب کچھ کہہ گزرتے ہیں

شمارہ	عنوان	مصنف
46۔	آسیب کا سایہ	
47۔	اب تمہاری باری ہے!	

یادِ رفتگاں

شمارہ	عنوان	مصنف
6۔	محترم ذوالفقار علی کا سفرِ آخرت	شوکت حسین انصاری
8۔	آہ! محترم محمد جمیل احمد	عطاء الرحمٰن عارف
17۔	ہمارے بُٹر صاحب	شوکت حسین انصاری
18۔	ڈاکٹر محمد اقبال صافیؒ	حیدر علی
33۔	سید علی گیلانی کی رحلت	ادارہ
36۔	مختار حسین فاروقی بھی فانی دنیا چھوڑ گئے	نعیم اختر عدنان
42۔	مختار احمد خان بھی داغِ مفارقت دے گئے	ادارہ

گوشۂ خواتین

شمارہ	عنوان	مصنف
4۔	بابرکت نکاح وشادی	زینب ادریس ڈار
6۔	عورت سرتاپا پردے کی چیز ہے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
45۔	اسلام میں ایک مثالی شوہر کا کردار کیا ہے؟	زبیدہ نصیر

سالانہ اجتماع 2020ء

سالانہ اجتماع 2021ء کورونا کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا لیکن اس میں مقررین کی تقاریر کو تحریری طور پر اجتماع نمبر کے عنوان سے شائع کیے گئے۔

شمارہ	عنوان	مصنف
2۔	امیر تنظیم اسلامی کا پیغام رفقاء کے نام	شجاع الدین شیخ
	منہجِ حیات: سورۃ العصر کی روشنی میں	شفیع لاکھو
	قرآن حکیم، کتاب ایمان وانقلاب	ڈاکٹر عبدالسمیع
	انفرادی نصب العین اور اجتماعی ہدف	انجینئر سید نعمان اختر
	ہمارا دین ہم سے کیا چاہتا ہے	عبدالسلام عمر
	اسلامی تنظیم میں سمع وطاعت کے تقاضے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
	رحماء بینھم	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
	اقبال کا مردِ مومن	مختار حسین فاروقی
	دعوت کے عملی تجربات	علی جنید میر
	پینل گفتگو: دعوت کیا، کیوں اور کیسے؟	اعجاز لطیف، ملک شیر افگن، عطاء الرحمان عارف
	نبوی اندازِ تربیت اور ہمارا طرزِ عمل	اعجاز لطیف
	منہجِ انقلابِ نبوی ﷺ	ڈاکٹر طاہر خان خاکوانی
	چار سو سالہ تجدیدی مساعی اور تنظیم اسلامی کا محل ومقام	خورشید انجم
	سوشل میڈیا کا جال	آصف حمید
	خصوصی خطاب امیر تنظیم اسلامی	شجاع الدین شیخ

روداد یں / خصوصی رپورٹ

شمارہ	عنوان	مصنف
3	عربی کے عالمی دن کے موقع پر کلیۃ القرآن میں تقریب	ابن محسن کلیم اللہ
	کلیۃ القرآن میں امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی خطاب	محمد رمضان اعوان
05	امیر تنظیم اسلامی کا ھدیٰ ڈائجسٹ کے لیے خصوصی انٹرویو	وسیم احمد باجوہ
17۔	کلیۃ القرآن کی سالانہ تقریب تکمیل بخاری شریف	مرتضیٰ احمد اعوان
30۔	رجوع الی القرآن کورسز کی تقریب اسناد	مرتضیٰ احمد اعوان
36۔	سیمینار: پاکستان میں نفاذِ دینِ اسلام: کیا، کیوں اور کیسے؟	رفیق چودھری
45۔	تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 2021ء	مرتضیٰ احمد اعوان
47۔	امیر تنظیم اسلامی کے تین اہم پروگرام	وسیم احمد/نعیم اختر عدنان
48۔	UET لاہور میں امیر تنظیم اسلامی کا اہم خطاب	وسیم احمد

مطالعۂ کلامِ اقبال

مطالعۂ کلامِ اقبال کے عنوان سے علامہ اقبال کے فارسی کلام کے چیدہ حصوں کی تشریح کا سلسلہ 2021ء میں بھی جاری رہا۔ جس کے تحت (قسط 184 سے 215 تک) اقبال کے مجموعہ ''کلیاتِ فارسی'' میں نظم ''حضورِ رسالت ''9'' کے اشعار کی تشریح مکمل ہوئی۔

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

پنجاب

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
4	لاہور غربی	سہ ماہی اجتماع	محمد عامر طالب
18	فیصل آباد	ناظم منفرد رفقاء اور ناظم دعوت کا دورہ چنیوٹ	حافظ ارشد علی
20	فیصل آباد	اسرائیلی مظالم کے خلاف مظاہرہ	
24	سرگودھا	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ	معتمد حلقہ
	پنجاب جنوبی	مسلمانوں پر مظالم کے خلاف مظاہرہ	شوکت حسین انصاری
28	فیصل آباد	توسیع دعوت پروگرام	محمد رشید عمر
	ممتاز آباد	فہم دین پروگرام	آصف علی خان
	پنجاب وپوٹھوہار	امیر محترم کا دورہ	ندیم مجید
42	لاہور غربی	سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
	فیصل آباد شمالی	نفاذ دین اسلام مہم	رفیق

سندھ

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
18	سکھر	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ	نصر اللہ انصاری
20	سندھ	انجمن خدام القرآن سندھ کا 33اور 34واں اجلاس	
	کراچی جنوبی	علاقائی دعوتی اجتماع	
	کراچی وسطی	مسجد اقصیٰ پر اسرائیلی حملے کے خلاف مظاہرہ	
37	کراچی جنوبی	نفاذ دین اسلام مہم	رفیق تنظیم
	کراچی شمالی	نفاذ دین اسلام مہم	محمد ارشد

خیبر پختونخوا

شمارہ	حلقہ / تنظیم	پروگرام	رپورٹ
7	خیبر پختونخواہ جنوبی	اسرائیل نامنظور مظاہرہ	محمد شمیم ختک
12	مالاکنڈ	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ	شاہ وارث
28	پشاور	امیر تنظیم اسلامی کا دورہ	محمد شمیم ختک
	کے پی کے جنوبی	سہ ماہی اجتماع	محمد شمیم ختک
37	کے پی کے جنوبی	نفاذ دین اسلام مہم	محمد شمیم ختک
42	مالاکنڈ	سہ ماہی دعوتی وتربیتی اجتماع	تنظیم الحق

انگریزی مضامین

1	The prohibition of Riba in light of Quran... and Ahadith...	Raza ul Haq
2	Revitalization of Faith	Islamic renaissance
3	Israel in the vanguard of India's escalating..	Ibrahim Vawda
4	Thirty Years Ago: The Gulf War	Manlio Dinucci
5	Indian Muslims: The struggle for freedom..	Dr. Arshad Mohsin
6	Biden reverts to old imperial tactics in Afghanistan	Zia Sarhadi
7	Israel appoints general to attack ICC...	Nida e Khilafat Team
8	The Reshaping of Global Agriculture....	William Engdah
9	A Brief History of Struggle against Riba...	Tanzeem e Islami
10	Lynchings, Killings and Attacks on Muslims..	Crecent International
11	The real message of 23 March...	Raza ul Haq
12	Al Haq, the Palestinian human rights body..	Crecent International
13	Dangerous Crossroads....	Pepe Escobar
14	Message of Ramdan	Khalid Baig
15	Biden's Choices in Afghanistan....	Zia Sarhadi
16	Shock and Awe is a state of mind...	Philip Giraldi
17	Halt Israel's Genocidal Policies is Quds...	Iqbal Jassat
18	Biden's Not So Honest Afghan Policy	Zia Sarhadi
19	Indeed we belong to Allah	Maryam Sakeena
20	Fantasy Israeli Ceasefire	Stephen Lendman
21	Weapons sold by the West to Israel	Raza ul Haq
22	Self-Confessed terrorist Israel's next PM	M. Ismail
24	Quaid-e-Azam's Pakistan	Qamar Islam
25	Can we call the West 'successful'	Raza ul Haq
27	Islamic content in SNC...	Qamar Islam
28	Domestic Violence Bill...	Qamar Islam
29	DECOLONIZING EDUCATION	Maryam Sakeena
31	End of US-imposed order in Afghanistan..	Crescent International
32	Nifaz e Deen e Islam Campaign 2021	Tanzeem e Islami
33	Western Lies about the war in Afghanistan	Aslam Chouglay
34	Demographic Change Policy in Kashmir	Tahir Mehmood
35	Infrastructure of war-crimes	Dr. Firoz Mahboob
36	Pakistan main Nifaz e Deen e Islam	Tanzeem e Islami
37	Clear Away the Hype: AUKUS	Vijay Parshad
38	Want to get published in the New York Times	Crescent International
39	Getting Afghanistan Wrong Again	Zafar Bangash
40	Taliban's Triumph: A Geopolitical Earthquake	Kevin Barrett
41	Powell: Hero or global war criminal?	Iqbal Jassat
42	The Role the Muslims Ummah has to Play	Raza ul Haq
43	Thirty Years of sham 'peace process'	Aljazeera
45	India's arrest of Kahmiri human rights achivists	Inam ul Hassan
46	The definition of 'Islamophobia'?	Elis Gjevori
47	A growing alliance of Islamophobes looks to lobby governments	CJ Werleman

بقیہ: زمانہ گواہ ہے

حکومت جانتی ہے کہ وہاں پر ایسے عناصر موجود ہیں جو پاکستان کی سلامتی کے لیے بھی خطرہ ہیں۔ لہٰذا ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہاں عوام کو زیادہ سہولیات مہیا کرے۔ جب تک ان کو ان کا حق مہیا نہیں کیا جائے گا لوگ مطمئن نہیں ہوں گے۔ امید ہے کہ حکومت کچھ اقدام کرے گی۔ وزیر اعظم نے فشنگ مافیا کا نوٹس لے لیا ہے۔ اور مظاہرین سے مذاکرات کے لیے بھی ایک ٹیم تشکیل دی ہے تاکہ لوگوں کے مسائل حل ہوں۔ حکومت کو چاہیے کہ باقی معاملات کا بھی نوٹس لے تاکہ بلوچستان کے عوام کے تمام مسائل کو حل کیا جا سکے۔

سوال: گوادر کے عوام نے پُرامن احتجاجی ریلی نکالی۔ کیا احتجاج کا یہ طریقہ کہ پُرامن ریلی نکالی جائے اپنے جائز مطالبات منوانے کا بہتر طریقہ نہیں؟

ایوب بیگ مرزا: جب سے دنیا میں ریاست اور حکومت کی علیحدگی کا تصور آیا ہے تو اس وقت سے احتجاج کو بحیثیت ایک سیاسی tool کے استعمال کا سلسلہ شروع ہوا۔ خاص طور پر جمہوری معاشروں میں یہ ہوتا ہے کہ اپنی بات کو منوانے کے لیے احتجاج کیا جاتا ہے۔ احتجاج کی بنیادی شرط یہ ہے کہ اس میں ہمنوا لوگ زیادہ ہوں ایک بڑی تعداد لوگوں کی ایسی ہو جن کا ایجنڈا ایک ہو اور ان کا مطالبہ بھی جائز ہو۔ لیکن احتجاج کے ساتھ ایک غلط چیز نتھی ہو گئی ہے وہ ہے تشدد اور اسلحہ۔ ہوتا یہ ہے کہ جب کچھ لوگ کسی معاملے پر احتجاج کرتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ ہماری تعداد زیادہ ہو جب وہ تعداد اتنی نہیں لا سکتے تو پھر منفی ذہن اس طرف لے جاتا ہے کہ اپنی قوت کو ظاہر کرنے کے لیے پرامن ہونے کی بجائے تشدد کا راستہ اختیار کیا جائے تاکہ حکومت کو منایا جا سکے۔ دوسری طرف حکومتوں کا رویہ ایسا ہے کہ وہ پرامن احتجاج کی بات سنتے ہی نہیں ہیں۔ بہر حال کامیاب پُرامن مظاہروں کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے احتجاج کو کامیاب بنانے کے لیے عوامی طاقت کو بڑھائیں اسلحہ کو نہ بڑھائیں۔ مثال کے طور پر اگر پچاس ہزار نہتے افراد کا احتجاج ہو تو ساری دنیا کا میڈیا اس کو لے گا۔ لیکن ہمارے ہاں مصیبت یہ ہے کہ جس بنیاد پر ہم نے احتجاج کرنا ہوتا ہے اس کو عوامی سطح پر پھیلاتے نہیں ہیں کیونکہ اس میں وقت زیادہ لگتا ہے لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد ہمارا مقصد پورا ہو جائے اور عوام زیادہ نہیں ہوتے تو تشدد کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اور تشدد کا نتیجہ کاؤنٹر پروڈکٹیو ہوتا ہے اور مسئلہ مزید بگڑ جاتا ہے اور عام لوگوں کے جان و مال کا نقصان ہوتا ہے۔ اس معاملے میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے پاکستان میں اقامتِ دین کی جدوجہد کے لیے حضور ﷺ کے طریقہ کار کے مطابق عمل کرنے کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ باطل نظام کے خلاف جدوجہد کے مراحل ہیں اور بہر حال آخری مرحلہ میں جب ایک منظم اور تربیت یافتہ جماعت اقدام کرے گی تو وہ جان لینے کے لیے نہیں جان دینے کے لیے نکلیں گے۔ جب عوام کا سمندر واقعتاً ہو گا تو حکومت کے لیے آسان نہیں ہے کہ ہزاروں انسانوں کو مار دیں کیونکہ حکومت کی طرف سے اس احتجاج کو روکنے کے لیے بھی انسان ہوتے ہیں۔ پھر ان کا احتجاج کرنے والوں کے ساتھ قلبی اور نظریاتی تعلق بھی بن جاتا ہے۔ اگر آپ نے اپنے نظریے کی صحیح طور پر دعوت دی ہے، اس کو پھیلایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں ایسی خاموش اکثریت ہوتی ہے جو باہر بیٹھ کر دیکھ رہی ہوتی ہے ان کی دلی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہو جائیں گی وہ ذہنی طور پر آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔ لہٰذا پُرامن احتجاج ہی اپنی بات منوانے کا اس دور میں اور ہمارے ملک کے لحاظ سے صحیح طریقہ ہے۔

اطلاع برائے قارئین:

قارئین کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ کاغذ کی قیمت اور طباعت کے اخراجات میں ہوش ربا اضافہ کے پیش نظر ماہ جنوری 2022ء سے ندائے خلافت کی قیمت 20 روپے کر دی گئی ہے!

Vol. 30 Regd. C.P.L NO. 114 No.48

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore